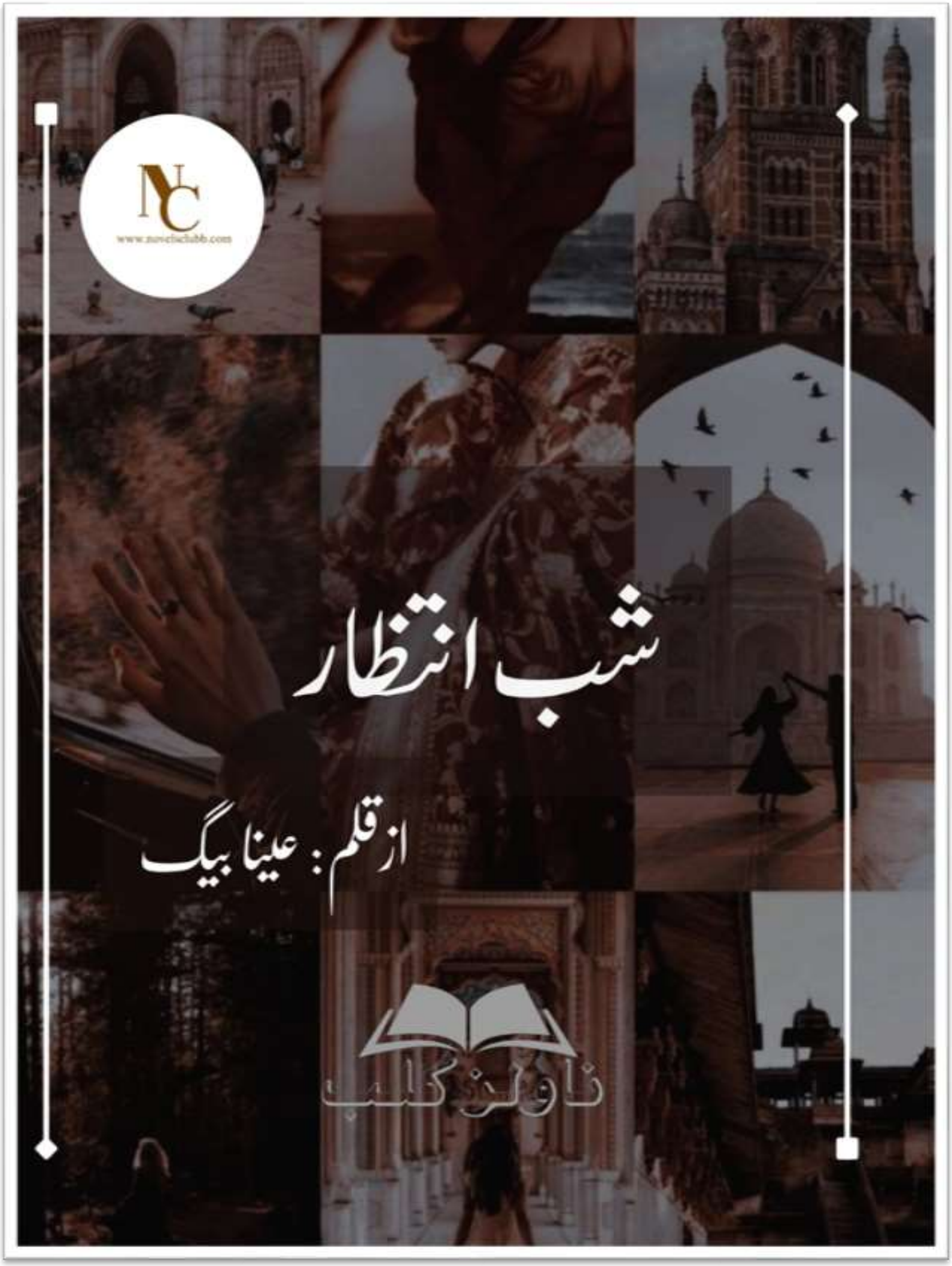

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

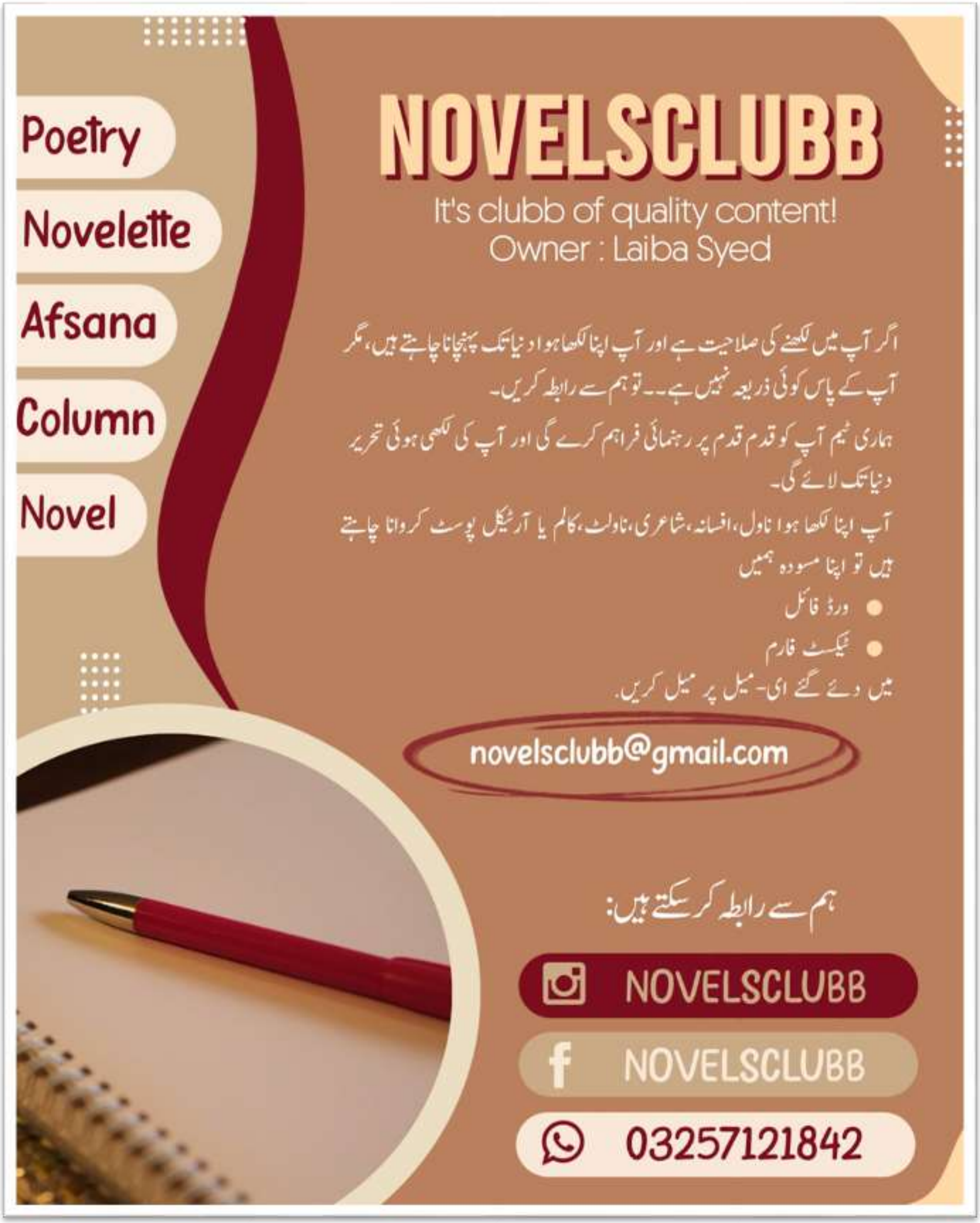

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

شبِ انتظار

از قلم

عینا بیگ

www.novelsclubb.com

اس کے ایک ہاتھ میں سیگریٹ تھی اور میز پر کافی کا مگ رکھا تھا۔

"وہ کیسی دکھتی ہے اب؟" مائرہ کسی چاہ سے پوچھ رہی تھیں۔ وہ ذرا سا مسکرایا۔

"آپ آٹھ بار اس کی تصویر دیکھ چکی ہیں اور پھر بھی پوچھ رہی ہیں وہ کیسی دکھتی ہے۔ ویسی ہی دکھتی ہے جیسے آپ نے تصویر میں دیکھا۔" آج کل وہ ویسے بھی اپنے نئے بزنس پر کام کر رہا تھا۔ گھنٹوں گھنٹوں لیپ ٹاپ پر وقت گزارتا۔ زندگی اتنی بھی بری نہیں تھی وہ جانتا تھا۔۔ کم از کم تب سے جب سے اس نے اپنا سارا دھیان اپنے بزنس میں لگا لیا تھا۔ اس نے ماں کو لیپ ٹاپ کی اسکرین پر اپنے آفس کا سیٹ اپ دکھایا۔

"یہ بہت پیارا ہے۔ اللہ تمہیں ضرور کامیاب کرے گا۔" وہ چہک اٹھیں۔

"مہینوں کی کوششیں ہیں امی۔" لبوں پر مسکان تھی۔ مائرہ نے اسے کافی دنوں بعد مسکراتا دیکھا۔

"بتاؤ ناں وجیح! وہ کیسی دکھتی ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ جیسی دکھتی ہے۔۔اور آپ پیاری ہیں۔" وہ ماں کو نہیں دیکھ رہا تھا۔لیپ ٹاپ پر انگلیاں کافی تیزی سے چل رہی تھیں۔مائرہ ہنستی چلی گئیں۔

"تو تھوڑا سا پاگل ہے کیا؟"

"تھوڑا تو نہیں۔۔آپ کے لیے پورا ہوں۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر ماں کے گال کھینچ ڈالے۔

"بتاؤ نا وجیح وہ کتنی پیاری ہے؟" وہ بار بار پوچھ رہی تھیں۔

"بہت پیاری ہے۔اس کی آواز بھی میٹھی سی ہے اور لب ولہجہ نازک سا۔۔بالکل خود اس کے جیسا۔۔اس کے بالوں کا رنگ سیاہ نہیں ہے۔براؤن ہے۔چاکلیٹی براؤن۔۔اور وہ زیادہ وقت جوڑا باندھے رکھتی ہے۔" وہ انہیں تفصیل دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیں ہر وقت؟اس کے بال لمبے ہیں؟"

"ہاں کمر سے نیچے ہیں۔مراد کی طرح اس کے دونوں گالوں ڈمپل پڑتا ہے مگر ہلکا۔وہ بہت معصوم سی لگتی ہے۔" وہ لیپ ٹاپ پر ساتھ ساتھ کام کر رہا تھا۔

"اسے گھر لے کر آؤ۔مجھ سے ملواؤ نا وجیح!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گھر؟گھر لے کر آنے کی کیا ضرورت ہے۔آپ کو تھوڑی دیر کے لیے لے چلوں گا۔دیکھ لے گا آپ۔۔"

"جہانگیر کو پتا چلا تو ہنگامہ کر دیں گے۔نہ بابا نہ!تم اسے ہی لے آؤ۔"وجیح نے ان کی بات پر نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا۔اس قید میں بھی مسکراتی تھیں اس کی اماں۔۔

"اس سے ملنے کی اتنی خواہش کیوں ہے؟"وہ فرصت سے ماں کو تکنے لگا۔

"وہ میرے جیسی ہے۔"ان کے لہجے میں کچھ تھا۔وہ مسکرا دیا۔"جانتے ہو وہ جب پیدا ہوئی تھی تو سب نے کہا تھا کہ مائرہ کی بیٹی لگتی ہے۔میں نے اسے بالکل تمہاری طرح چاہا ہے۔"

"نہیں آپ ایک ہی پیس ہیں جو میرا ہے۔آپ کے جیسا کوئی نہیں۔"اس نے ماں کا گال سہلایا۔"میں لے آؤں گا۔وہ مان جائے گی۔لیکن اگر آپ نے اگر مجھے ابھی کام نہیں کرنے دیا تو میں واقعی نہیں لاؤں گا۔"اس نے گویا پیاری سی دھمکی دی۔مائرہ ہنستے ہوئے اس کے کندھے سے سر ٹکا کر بیٹھ گئیں۔

"میں تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی۔تم میری اولاد ہو۔اکلوتی۔"وہ جانے کتنی دیر اس کے پاس بیٹھ کر کچھ نہ کچھ بولتی رہیں اور وہ بس ہاں میں سر ہلاتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆☆☆---

"کیا تم نے بابا سے بات کی؟ کیا کہا انہوں نے؟" اسے وہ چہرہ یاد تھا۔ جو اس دن معمول سے ہٹ سفید ہو رہا تھا۔ گھمبیر آواز۔۔پرانا وقت یاد کر کے نجانے رخسار کیوں بھیگے تھے۔ اسے یاد تھا جب اس نے مراد کو اریب کے بارے میں پہلی بار بتایا تھا۔۔اور اس دن وہ پہلی بار ایک سہما ہوا مرد لگا تھا۔ اسے اس کی ہر کوشش یاد تھی۔۔ہر ناکامی یاد تھی۔ گو یا دماغ میں چھپ گئی تھی۔ چاند پورا تھا شاید۔۔وہ ٹھیک سے نہ دیکھ سکی۔ آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔

"ایک بار جواب دے دو۔" اس آواز کی لرزاہٹ اس کا دل بری طرح کچل گئی تھی۔

"اگر جواب میں 'ناں' ہوا تو تم مجھ سے دور ہو جاؤ گے؟" یہ ایک کرب سا تھا۔

"ہاں میں چلا جاؤں گا۔ پھر کبھی بات بھی نہیں کروں گا۔ واپس بھی نہیں آؤں گا۔ اس گلی سے بھی نہیں گزروں گا۔" حنانہ کو یاد تھا۔۔اسے سب یاد تھا۔ تکلیف دہ وقت وہ کیسے بھول سکتی تھی۔ اسے یاد تھا وہ اس بات کے خوف سے کتنی دیر تک خاموش رہی تھی۔ اسے ان آنکھوں کی سرخی بھی یاد تھی۔ ماضی کا یاد رہنا بھی کتنا بڑا عذاب ہوتا ہے کبھی کبھار۔۔اس کا ایک لفظ مراد کے چہرے کے سارے رنگ اتار گیا۔ وہ بات کا پکا تھا۔ پھر کبھی نہ دکھا۔ جانے اس دنیا کی بھیڑ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کہاں گم ہو گیا۔اس کے باپ کی انا جیت گئی تھی۔انہیں اپنے دوست سے یاری مزید گہری کرنی تھی۔

عجیب سی بات تھی۔۔نہ وہ اریب کو نصیب ہوئی اور نہ مراد کو۔۔

اسے من چاہا مرد نہ مل سکا۔

"تم رو رہی ہو؟"اسے یکدم ہی تاشہ کی آواز آئی تھی۔

"تم؟تم گھر کب آئی؟"وہ یکدم ہی خیالوں سے باہر آتی تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"ایک گھنٹے پہلے ہی شہیر نے گھر چھوڑا تھا۔تھوڑی دیر اماں بہنوں کے پاس وقت گزار کر بس آ دھمکی تمہارے گھر۔۔"وہ اس کے آنسو دیکھ رہی تھی جسے اب تیزی سے حنانہ صاف کر رہی تھی۔

"اچھا کب تک ہو؟سسرال کب جاؤ گی؟"اس نے دونوں پاؤں گدی والی چیئر کے اوپر کر لیے۔

"تم رو کیوں رہی ہو؟"وہ ایک صوبر سی لڑکی تھی۔اس کے سامنے چیئر پر بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں تو۔" وہ صاف کرتی جا رہی تھی اور کتنی عجیب بات تھی کہ آنسو گرتے جا رہے تھے۔ بھیگی آواز اس کے الفاظ کا ساتھ چھوڑنے لگے۔تاشہ اسے ساکت تک رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے حنا؟" اس نے بہت دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔اس نے کافی سالوں بعد حنا نہ کو یوں روتے دیکھا تھا۔

"تاشہ۔۔" وہ خود کو روک نہ سکی۔ناچاہتے ہوئے بھی سسک پڑی۔"تاشہ وہ آگیا۔" اس نے خود پر قابو کرنا چاہا اور تاشہ نا سمجھ کر بھی سب سمجھ گئی تھی۔

"کک۔کب؟؟ کیسے؟" بھلا یہ کیسے ممکن تھا۔

"مجھے نہیں معلوم تاشہ۔۔ مگر وہ دوبارہ آگیا تاشہ۔۔میں اس بار کسی بات کا حوصلہ نہیں رکھتی۔" اس نے ٹیک لگا لیا۔

"مگر کیسے؟ کیا ہوا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ کہاں دکھا تمہیں وہ؟ اور کیسے؟" اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اپنے زندگی کے وہ پل برباد ہوتے دیکھے ہیں جن لمحوں کو میں جی بھر کر جینا چاہتی تھی۔۔اور جہاں خواہش دم توڑ گئی وہاں مجھے اس کی جھلک کیوں دکھ گئی تاشہ۔"تاشہ اٹھ کر تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔

"میرا دل پھٹ جائے گا حنا۔"اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

"یاد ہے کچھ ٹائم پہلے محلے میں نئے ڈی ایس پی کا شور اٹھا تھا۔کہ علاقے کے تھانے میں نیا ڈی ایس پی آیا ہے۔جانتے ہو سب کس کے بارے میں بات کرتے تھے؟ڈی ایس پی مراد اعوان!"اس نے آنکھیں پوری کھول کر اپنی بات پر زور دیا۔

"وہ ڈی ایس پی ہے؟"اس کی آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو ہوئیں۔"تمہیں۔۔تمہیں کہاں سے ملا؟"

"میں کمپلین لکھوانے گئی تھی۔۔وہ وہیں تھا۔اس نے کہا کہ کیا اب بھی مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں اس کا دل روند سکوں؟اس نے شادی نہیں کی تاشہ۔۔اس نے شادی کیوں نہیں کی!یہ بات سب اذیتوں میں بڑی اذیت ہے۔"اور تاشہ دلاسہ بھی نہ دے سکی۔"وہ میری مدد کرنا چاہتا ہے مگر میں نہیں چاہتی کچھ بھی۔۔میں چاہتی ہوں وہ مجھ سے دور رہے۔۔میں اس کے احسان،میں اس کے نقصان نہیں اتار پاؤں گی۔میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھ سے دور رہے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری اندر یہ ہمت بھی نہیں کہ اس سے کہہ سکوں۔آج وہ مجھے اپنی حیثیت اور اوقات سے اتنا بڑا لگ رہا ہے کہ اگر میں چھونا بھی چاہوں تو بھی نہ چھو سکوں۔اس نے کہا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لیے چلا جائے گا۔۔وہ کبھی بات نہیں کرے گا۔۔پھر کیوں اس نے مجھے پکارا؟"وہ رو رہی تھی اور تاشہ اس کی کمر سہلا رہی تھی۔چاند پورا ہو رہا تھا اور تاریکی پہلے سے بڑھ گئی تھی۔

---☆☆☆---

"آپ اب بھی نہیں مانیں گی؟"اس نے ماں کو دیکھا تھا۔کسی آس سے۔۔

"یہ دوائی کھالو۔"انہوں نے اس کے آگے دوائی رکھی۔

"میرا دل نہیں ہے۔"اس نے انہیں دور کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس لڑکی کے لیے اتنے پاگل دیوانے تم پہلے ہی ہو چکے ہو کہ ایک بار ماں سے بدتمیزی بھی کر گئے اور خود کا ایکسیڈنٹ بھی کروالیا۔اب ایسے اذیت دو گے؟"لبنیٰ نے اسے خفگی سے دیکھا تھا۔

"رباب۔رباب نام ہے اس کا۔"وہ تھک چکا تھا۔اس نے دوائی کھالی۔

"جو بھی ہو۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو وہ اتنی ناپسند ہے؟"اسے حیرانی تھی۔

"ظاہر اس کی ہی بدولت آج یوں منہ پر آ کھڑے ہوئے ہو۔ایک ہی اولاد ہے میری اب وہ بھی نفرت کرنے لگی ہے۔"وہ اس کا کمرہ سمیٹ رہی تھیں اور وہ اس قدر شرمندگی میں گڑھ گیا کہ نظریں نہ اٹھا سکا۔

"میں آپ سے نفرت کیوں کروں گا؟اور میں آپ سے نفرت کیسے کر سکتا ہوں اماں۔"وہ تیزی سے قریب آیا تھا۔

"وہ لڑکی تو مجبور کر رہی ہے نا؟"لبنیٰ نے اس کا ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹایا۔

"نہیں وہ ایسا کچھ نہیں کر رہی۔اس نے کبھی آپ کے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہا۔وہ کہتی تو کیا میں سہہ سکتا تھا؟"اس نے ماں کا ہاتھ نرمی سے پکڑا۔"آپ میرے لیے نہیں مان سکتیں اماں؟"

"تم جانتے ہو اسٹیٹس دیکھا جاتا ہے۔کیا سوچیں گی تمہاری خالائیں اور ماموں کی بیویاں!کہ اتنے چھوٹے گھرانے سے بہو لائی ہوں میں؟نہیں بالکل نہیں!پچھلے سال صفیہ نے اپنے حنید کی شادی ایسی جگہ کروائی ہے جس کے باپ کا لاکھوں کا بزنس ہے!سب تعریفیں کر رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رابعہ پوچھ رہی تھی کہ میں کہاں کر رہی ہوں اپنے شاہ ویز کی شادی 'کیا کہوں گی میں ؟ لڑکی کا باپ جو ٹیچر ہے بمشکل گھر کا خرچہ چلاتا ہے اس کی بیٹی سے ؟؟ نہیں بالکل نہیں۔۔ جانتے ہو کتنا مذاق بنے گا۔ یاد رکھنا جس کے پاس جتنا پیسا ہوتا ہے اتنی ہی عزت ملتی ہے۔ کوئی تمہاری بیوی سے ملنا پسند نہیں کرے گا۔ تب اچھا لگے گا تمہیں ؟ میں تمہاری شادی ماہ جبین کی بیٹی سے کرواؤں گی۔ سب سے زیادہ پورے خاندان میں اسی کی تعریفیں ہوتی ہیں۔۔ ارے تمہیں پتا ہے وہ تمہاری رابعہ ممانی ! اپنے بیٹے کے لیے بھی اسی کو دیکھ رہی ہیں مگر ماہ جبین نے اکثر اپنی بیٹی سندس کو لے کر تمہارے حوالے سے یونہی بات چھیڑی تھی۔ اس سے بڑی کی بات ہو گی جب وہ خود ہی تیار ہو ؟" وہ مال و دولت اور اسٹیٹس کی باتیں کر رہی تھیں اور ان کی چمکتی آنکھوں میں دولت کی بہار شاہ ویز بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ اس کے تاثرات عجیب طرح سے پھیلے۔ اسے ان باتوں سے اکتاہٹ محسوس ہوئی۔ گویا کسی نے کیچڑ اچھال پھینکا ہو۔ وہ ماں کو اسٹیٹس کے نشے میں دھت ہوتا دیکھ رہا تھا۔ یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔ لبنیٰ ہمیشہ ایسے ہی بات کرتی تھیں۔ وہ دنیا کی پہیلی سلجھا سکتا تھا مگر ماں کو سمجھا نہیں سکتا تھا۔ یہ ایک بیماری تھی۔۔ ایک لاعلاج بیماری۔۔ وہ دھیرے دھیرے پیچھے ہوتا باہر نکل گیا کہ مزید ٹھہرتا تو کچھ کہنے کا ڈر اسے کھا جاتا۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سونے لیٹا تھا جب اسے اپنی ماں کی خواہش یاد آئی۔وہ کافی دیر موبائل کو تکتے ہوئے نمبر پر کال ملا گیا۔وہ جانتا تھا زمل اس کی کال جھٹ اٹھائے گی اور یہی ہوا۔

"اسلام علیکم۔" دھیمی سی آواز ابھری تھی۔

"وعلیکم سلام۔تم کوئی کام تو نہیں کر رہی نا؟" اس نے پہلے پوچھنا مناسب سمجھا۔

"نہیں۔۔آپ کہیں۔"

"کیا کر رہی ہو ویسے؟"

"کچھ نہیں۔۔نماز پڑھ کر بیٹھی ہوں۔"

"تم نماز بھی پڑھتی ہو؟" عجیب سوال تھا۔اس کے منہ سے جھٹ پھسلا تھا۔وہ ہنسی۔

"ظاہر ہے میں مسلمان ہوں۔مجھے بھی ہر پل خدا کی ضرورت ہوتی ہے۔" یکدم ہی وجیح شرمندہ ہوا تھا۔"کیوں آپ نہیں پڑھتے؟"

"پڑھتا ہوں۔۔مگر پابندی سے نہیں۔۔" وہ جھینپ گیا تھا۔"مجھے ایک بات کرنی تھی اگر تمہیں ٹھیک لگے۔"

"جی کہیں میں سن رہی ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی تم سے ملنا چاہتی ہیں۔"

"واقعی؟ میں بھی ان سے بہت ٹائم سے ملنا چاہ رہی ہوں۔انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ اعوان ہاؤس آئیں گی۔" اس کی آواز میں ذرا خوشی کی لہر دوڑی۔

"نہیں وہ اعوان ہاؤس نہیں آئیں گی۔ تم۔۔ تم یہاں آ جاؤ۔ وہ تمہیں دیکھنا چاہتی ہیں' یاد کر رہی ہیں۔ میں تمہیں پرسوں صبح لینے آ جاؤں؟ تم امی سے مل لینا پھر میں ڈراپ کر دوں گا۔" وہ ایک بار پھر اس سے بات کرنے پر مجبور ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے مجھے خوشی ہو گی۔ میں انتظار کروں گی آپ کا۔" بات کر کے وہ کال رکھ گئی تھی اور ویج اپنا موبائل تکتا رہ گیا تھا۔ایک اور سامنا۔۔ عجیب سی بات تھی۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا مگر وہ خود روکتا تھا۔وہ جس کی جانب خود کھنچتا چلا جاتا اس سے خود کو دور کھینچتا تھا۔

---☆☆☆---

"مجھے نہیں لگتا وہ دوبارہ آئے گا۔کافی وقت ہو گیا ہے شاید اسے خبر ہو گئی ہو کہ میں تھانے گئی تھی۔" اس نے جوس کا گلاس اس کے آگے رکھا تھا۔

"اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ بے پرواہ ہو جاؤں۔" مراد نے گلاس تھاما تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیا کرتے ہو بیٹا؟" حنانہ کی اماں سامنے صوفے پر آ بیٹھی تھیں۔

"میں۔۔" وہ بولنے کو تھا جب حنانہ نے بات کاٹی۔

"ان کا بزنس ہے اماں۔ خاندانی بزنس۔" اس نے گویا بات کو کور کیا۔ مراد مسکراہٹ چھپا گیا۔

"جب میں اس سے پوچھوں تم جواب دیتی ہو۔ وہ خود بھی بتا سکتا ہے مجھے!" اماں نے ڈپٹا۔ حنانہ نے گڑبڑا کو مراد کو دیکھا اور مراد نے ایسے تاثرات دیے جیسے کہہ رہا ہو کہ ہاں اب دو جواب!

"مجھے بس اچھا نہیں لگتا۔ یہ مہمان ہے اور آپ اتنے سوال کرتی ہیں۔ وہ برا مان سکتا ہے۔" اس نے آنکھیں دکھائی اماں کو جسے مراد نے پکڑ لیا۔

"نہیں مجھے اچھا لگے گا۔ بلکہ مجھے آپ سے مل کر سب سے زیادہ اچھا لگا۔" وہ مسکرا رہا تھا اور اس کے ڈمپل گہرے ہو رہے تھے۔ حنانہ نے اسے بہت فرصت سے دیکھا تھا۔ وجاہت سے بھرپور ایک مکمل مرد معلوم ہوتا تھا۔

"مجھے لگ رہا ہے جیسے میرا کوئی بڑا بیٹا ہو۔" وہ نہال ہو گئیں۔ حنانہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"مجھے مارکیٹ جانا ہے تاشہ کے ساتھ۔۔ میں جا رہی ہوں۔" وہ اس کے سامنے نہیں رہنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے اسے اس ناہنجار آدمی کے بارے میں بتایا۔شاید یہ ہماری مدد کر سکے کیونکہ اس علاقے کے ڈی ایس پی کی شکل ہی کام اور ڈیوٹی نبھانا اس کے بس میں نہیں۔" اماں بھی کمال کرتی تھیں۔جوس پیتے مراد کو اچھو لگا تو حنانہ بھی بری طرح ہڑبڑائی۔وہ کھانسنے لگا۔

"آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟آپ نے جیسے ڈی ایس پی کو بڑا دیکھا ہو۔" وہ اب کیا ہی کہتی اماں کو۔۔دل چاہا اماں کو کمرے سے بھجوا دے۔

"دیکھا نہیں ہے مگر سنا ہے۔۔شکیلہ کہہ رہی تھی کہ بڑا ہینڈسم ہے مگر دیکھو ذرا اس خوبصورتی کا کیا فائدہ جب آپ اپنے عہدے کا پاس نہ رکھ سکو۔گئی تھی تم تھانے اس نے ملنے سے بھی منع کر دیا تھا۔" اماں تو گویا شکایتیں ہی لے بیٹھی تھیں۔حنانہ کی سانسیں ہی اٹک گئیں۔مراد نے اس بات پر حنانہ کو گھورا۔

"کیا مطلب؟"اس کی گھمبیر آواز پر حنانہ نے ماتھے پر اپنا ہاتھ مارا۔

"اماں کیا ہو گیا ہے بس کریں۔انہیں چین لینے دیں۔" وہ بات گول کر گئی۔

"ارے بھئی اس ناہنجار آدمی کا تو بتانا چاہیئے جس کی وجہ سے ہم پریشان رہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اماں کیا ہو گیا ہے۔ وہ دوست ہیں میرے کوئی نوکر نہیں ہیں جو میں ان سے اپنے مسلے سلجھواؤں۔ بس کریں انہیں تاخیر ہو رہی ہے۔" جانے وہ کیا ڈی ایس پی والی بات پر کیا سوچ رہا ہو گا۔ یکدم ہی مراد کے موبائل پر کال آئی تھی اور وہ اٹھ کر باہر نکلا تھا۔ اسے تھانے کے لیے نکلنا تھا جب وہ اسے رخصت کرنے دروازے پر آئی تھی۔

"ایمر جنسی ہے ایک۔۔" اس نے مراد کو کہتے سنا۔

"وہ خیریت سے جائے گا۔" اس کی آواز کانوں میں رس گھول گئی۔

"مجھے آج پتا چلا میں بے حد ہینڈ سم ہوں مگر تھانے آنے والوں سے ملتا نہیں ہوں۔" وہ مسکراہٹ چھپا گیا۔

"رہنے دیں اب ان باتوں کو۔۔" حنانہ شرمندہ تھی۔ وہ کافی دیر تک وہیں کھڑا اور اسے ارد گرد سے بے خبر تک رہا تھا۔

"تم بہت بدل گئی ہو۔۔" یہ اس کے الفاظ نہیں تھے۔۔ ایک معصوم لہجے میں کیا گیا ایک تکلیف دہ وار ثابت تھا۔ جانے کیا تھے اس کے تاثرات۔۔ وہ بس تک رہا تھا۔ شاید اپنی بے بسی محسوس کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وقت بھی تو بدل گیا ہے۔"اس نے بمشکل سنجیدگی سے جواب دیا۔

"پھر میں کیوں بارہ سال پہلے ٹھہر گیا۔۔"یہ آخری بات تھی جو اس نے سنی تھی اور وہ پھر چلا گیا تھا۔گھمبیر بھاری آواز اسے اب بھی سنائی دے رہی تھی۔حنانہ کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔دھڑکنیں تیز ہوئیں تو وہ دروازہ بند کر کے پیچھے مڑ گئی۔

---☆☆☆---

وعدے کے مطابق اسے آج زمل کو لینے جانا تھا۔اعوان ہاؤس پہنچ کر اس نے گاڑی کا ہارن بجایا۔وہ اور حذیفہ اتر کر نیچے آئے تھے۔اس نے اتر کر گاڑی کا دروازہ دونوں کے لیے کھولا تو زمل فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"تم لوگوں نے ناشتہ تو نہیں کیا نا؟امی نے خاص ناشتہ بنایا ہے تم لوگوں کے لیے۔"وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

"نہیں تو۔۔ہم ایک گھنٹے پہلے ہی اٹھے ہیں۔"حذیفہ نے بتایا تو وہ سر اثبات میں ہلا گیا۔ایک بار پھر سگنل پر گاڑی کھڑی ہوئی تھی اور اس بار اسے ایک سے زیادہ گجرے بیچنے والے نظر آئے

تھے۔ مگر اب کی بار اگر کچھ مختلف تھا تو وہ زمل کے تاثرات۔۔وہ نظریں جھکائے بیٹھ گئی تاکہ پہلے جیسی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

"دو گجروں کی جوڑی۔" اس نے وجیح کو کہتے سنا تو حیرانی سے تکنے لگی۔وہ موتیا اور گلاب کی مکس جوری تھی۔اس نے وجیح کو نوٹ کیا جو سن گلاسز پہنا ہوا تھا۔"یہ لو ایک تمہارے لیے۔" اس نے آگے بڑھائے تھے جسے کچھ جھینپ کر زمل نے تھامے تھے جبکہ دوسری جوڑی اس نے ڈیش بورڈ پر رکھ دی تھی۔

"آپ کو پھول اب پسند آنے لگے؟"

"ہاں شاید۔۔" اس کا گلا خشک ہوا۔کاش وہ آگے کچھ نہ پوچھے۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کیا ہوا؟"

"بس مجھے لگتا ہے کہ یہ۔۔" وہ خاموش ہوا۔"یہ انسان کو فریش کر دیتے ہیں۔" اس نے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔"اور ان کی خوشبو تروتازہ کر دیتی ہے۔" وہ مسکرادی کیونکہ وہ جانتی تھی اس نے زمل کی اس دن والی بات کو دہرایا تھا۔یہ کتنا پیارا چینج تھا۔البتہ اسے لگا جیسے وہ قید ہو گیا ہو۔۔یا اس کی باتوں نے اسے قید کر دیا ہو۔اس نے گاڑی خان ہاؤس کے آگے روکی تھی اور پہلی بار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل نے خان ہاؤس کو دیکھا تھا۔ جہانگیر کے رویے کی وجہ سے کوئی اس کے گھر نہیں آیا کرتا تھا۔ وہ گھر اعوان ہاؤس سے دگنا خوبصورت اور بڑا تھا کہ وہ لمحے بھر کو اعوان ہاؤس بھول گئی۔ سفید گیٹ اور وسیع پورچ! گارڈ نے دروازہ کھولا تھا اور گاڑی اندر کو بڑھی تھی۔ اعوان ہاؤس میں لوگوں کے حساب سے چار گاڑیاں تھیں مگر یہاں تین لوگوں کے سے چھ گاڑیاں کھڑی تھیں۔ اسے بے حد حیرانی ہوئی۔ ہاں وہ جانتی تھی کہ وجیح جس کا بیٹا ہے وہ بے حد امیر آدمی ہے مگر اس قدر؟ اس نے اترتے ہوئے اندر جانے کا دروازہ دیکھا۔۔ چاروں طرف گلاس وال تھیں۔

"یہ گھر کتنا پیارا ہے۔" اس نے حذیفہ کو کہتے سنا۔

"اندر سے تمہیں اور بھی اچھا لگے گا۔" وجیح نے اسے بتایا۔ زمل نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ سیاہ رنگ کی کالر والی شرٹ میں موجود تھا۔ آستین کے کف فولڈ کرتا ہوا وہ کہنیوں تک چڑھاتا ہوا گارڈ کو چابی دینے بڑھا تھا۔ ہاں اس کی پرسنلٹی پر یہی گھر جچتا تھا۔

"اندر کہاں سے جانا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے پیچھے آؤ۔" وہ آگے بڑھا تھا اور وہ دونوں اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے۔ایک بے حد کشادہ اور خوبصورت لان سے ہوتے ہوئے وہ لاؤنج میں آئے۔یہ گھر نہیں جنت تھی۔۔آسائشوں کی جنت!

"اسلام علیکم!" سامنے سے آتیں مائرہ دونوں کو دیکھ کر پھولے نہ سمائی تھیں۔انہوں نے بڑھ کر باری باری کس کے گلے سے لگایا۔وہ ماں کو مسکراتا دیکھ کر خوش ہوا تھا اور گجروں کی تھیلی تھامے دوسری طرف نکل گیا۔

"امی ادھر آئے گا۔" اس نے آواز دی تھی۔

"ابھی نہیں وجیح!ابھی مجھے ملنے دو ان سے!" خوشی کے مارے آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔وہ بار بار زمل کو چوم رہی تھیں۔

"آپ کیسی ہیں پھپھو۔۔" اس نے مائرہ کے ہاتھ پیار سے تھامے تو وہ نہال ہو گئیں۔

"تمہیں دیکھ کر تو بہت اچھی ہو گئی ہوں بیٹا۔" انہوں نے ایک بار پھر اسے گلے سے لگایا۔"آؤ یہاں بیٹھو نا دونوں۔۔" ان کا اشارہ صوفے کی جانب تھا۔ایک لمبی باتوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔حذیفہ مائرہ کے ہاتھوں سے سنوارے گئے لان میں کھیل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کا گھر بہت خوبصورت ہے مائرہ پھپھو۔" وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ "محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھوں سے سنوارہ ہے۔"

"یہ گھر اور ویج! ان دونوں کو سنوارا ہے۔" وہ مسکرا رہی تھیں۔

پندرہ منٹ بعد وہ نیچے آیا تھا۔ کپڑے بدل کر فریش نظر آرہا تھا۔ اس نے ماں سے ناشتہ لگانے کا نہیں کہا تھا۔ وہ خود ہی ویسٹرن اوپن کچن میں داخل ہوا اور ایپرن پہننے لگا۔ اس نے ماں کو باتوں کی پیچ نہیں اٹھایا تھا اور خود ہی ساری ڈشز میز پر رکھی تھیں۔ برتن میز پر ہی تھے پھر اس نے فرائنگ پین چولہے پر رکھا اور تھوڑا آئل ڈال کر فریج کی جانب بڑھ گیا۔ زمل اسے بخوبی دیکھ سکتی تھی۔

"میرا دل نہیں بھر رہا تمہیں دیکھتے دیکھتے بھی۔۔ تم اتنی بڑی ہو گئی زمل۔" وہ محبت سے نہال بولیں۔

"کافی سالوں بعد آپ کو پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔ سب نے کہا تھا کہ میں آپ جیسی ہوں مگر واقعی۔۔ میں آپ جیسی ہی ہوں۔" وہ اپنی ماں جیسی پھپھو سے مل کر بے انتہا خوش تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حذیفہ ملک شیک پیو گے ؟" ویجح نے اندر آتے حذیفہ سے پوچھا تھا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا ہوا ویجح کے پاس ہی چلا گیا۔ وہ اب حذیفہ کے لیے ملک شیک بھی بنا رہا تھا اور باری باری انڈے فرائی بھی کر رہا تھا۔ وہ خود مختار تھا۔ سارے ڈشز باری باری میز پر رکھ کر اس نے ایپرن اتارا۔

"باتوں سے اگر پیٹ بھر جاتا تو میں بھی تھوڑی کر لیتا مگر پیٹ کھانے سے بھرتا ہے اس لیے ناشتہ لگ گیا ہے۔ دونوں آ جائیں۔" وہ چیئر آگے کرتا ہوا بیٹھ گیا اور اپنی ماں کی پلیٹ بنانے لگا۔ مائرہ ہنس پڑی تھیں تو زمل بھی مسکراتی ہوئی میز پر آ گئی۔

"یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے کیا بنایا ہے۔۔ شیر خورما بھی بنایا ہے۔ پالک پنیر، کباب!" وہ سب کچھ دکھا رہی تھیں۔ "یہ چیز ہانڈی ویجح نے بنائی ہے۔" پھپھو کی بات پر زمل نے پہلے ہانڈی کو پھر ویجح کو دیکھا۔ جتنا غازی اسے اس کی کاہلی پر کوستا تھا وہ بالکل اس کا مترادف نکلا تھا۔ اتنی خوش شکل ہانڈی؟ "اس لڑکے کو پتا نہیں چیز سے کیا لگاؤ ہے۔ کسی دن کسٹرڈ میں بھی چیز ڈال کر کھایا کرے گا۔" انہوں نے جان کر ویجح کے کندھے پر چپت ماری جو اپنی چیز ہانڈی کے ذائقے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"یہ ملک شیک بہت مزیدار ہے۔" حذیفہ ایک ہی باری میں پورا گلاس پی گیا تھا۔ زمل نے جان کر اس کی ہانڈی ٹیسٹ کی تھی جو لاجواب تھی۔۔ مگر وہ خاموش بیٹھا تھا۔ کچھ بھی نہ بولا اور اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔ناشتہ ختم کر کے اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور باہر لان میں میز کے ساتھ کرسی لگا کر بیٹھ گیا۔ایک عدد کافی اس کے ساتھ ہی رہتی تھی۔وہ اسے ناشتہ کرنے کے بعد بھی آرام سے دیکھ سکتی تھی۔دروازہ کھلا ہوا تھا۔جانے باتوں کا کون سا نا ختم ہونے والا سلسلہ تھا جو چلا جا رہا تھا۔زمل کی نظر یونہی ان کے گجرے والے ہاتھوں پر پڑی تو خوشگوار حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔یہ یقیناً وجیح ان کے لیے لایا تھا۔دو گھنٹے بعد وہ گھر جانے کے لیے کھڑی ہوئی تھی جب مائرہ نے اسے باہر وجیح کو اطلاع کرنے کا کہا۔وہ باہر آئی تو دیکھا حذیفہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا اور وہ اسے اپنے موبائل پر کچھ دکھا رہا تھا۔وہ دونوں مسکرا رہے تھے جب وجیح کی زمل کی بات پر مسکراہٹ سمٹی۔

"مجھے گھر چھوڑ دیں۔"

"ابھی فوراً؟"اس نے پوچھا۔

"آپ کو کوئی کام ہے؟"

"میری پانچ منٹ میں ایک آنلائن میٹنگ ہے آدھے گھنٹے کی۔اس کے بعد چھوڑ دوں گا۔"

زمل ہونٹ کاٹتی رہ گئی۔وہ اندر جانے کو مڑ رہی تھی جب وجیح نے روکا۔

"چاہو تو یہیں بیٹھ جاؤ۔" اس کا لہجہ سادہ تھا مگر اسے اچھا لگا۔ وہ بیٹھ گئی۔

"آپ کا گھر بہت اچھا ہے۔" اس نے خود ہی بات شروع کی۔

"شکریہ۔" وہ مسکرایا تھا اور پھر خاموشی چھا گئی تھی۔ وہ ادھر ادھر درختوں کو تکنے لگی۔ ہر چیز اتنی فیسی نیٹ کر رہی تھی گویا نگاہوں کو آرام مل رہا تھا۔ ہرا بھرا لان اور ہر رنگ کے پھول۔۔ تازگی اور خوبصورتی اس جگہ ختم تھی۔ اسے یہ جگہ پورے گھر میں سب سے اچھی لگی۔ اس کی میٹنگ شروع ہو چکی تھی اور وہ بہت پروفیشنلی اپنی ٹیم سے بات کر رہا تھا۔

"تم نے کیا سوچا پھر؟" اس کی گھمبیر آواز پر وہ کچھ چونکی۔ اسے اس کی میٹنگ ختم ہونے کی خبر نہ ہوئی۔

"کیا؟ کس بارے میں؟"

"میری ایمپلائی بننے کے بارے میں۔۔ ویکنسی ڈالو جلدی سے جگہ مل جائے گی۔ یہاں پہلے بھی بہت لوگ ہیں لیکن میں تمہیں پرائورٹی (اہمیت) دوں گا۔" وہ لیپ ٹاپ پر ساتھ ساتھ کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ اس کی بات دل میں کچھ ہلچل سی مچا گئی۔ وہ مسکرا دیتی اگر آفر "ایمپلائی" بننے کی نہ ہوتی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ایک بہت اچھے دل کی لڑکی ہوں' دشمن نہیں بناتی۔ دوستی اچھی نبھاتی ہوں۔" وہ مسکرا دی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ' کبھی' نہیں مسکرائے گا۔

"جس میں تم اچھی ہو اس کا میں کیا کروں گا؟ مطلب تم سب کی اچھی دوست ہو مگر میں وہ 'سب' نہیں بننا چاہوں گا۔ تم کچھ الگ بن جاؤ اس بار۔ میں تمہیں نفرت کرنا سکھاؤں گا۔" آخری جملہ کہتے ہوئے وجیح نے نگاہ اٹھا کر اس کی ہیزل آنکھوں میں جھانکا تھا۔ "میں بتاؤں گا اصل نفرت کیا ہوتی ہے اور کسی سے کیسے کی جاتی ہے۔ تاکہ جس سے نفرت کرو اسے خود سے بھی نفرت ہو جائے۔" وہ بے حد گہرائی سے اپنی کر رہا تھا اور نجانے کیوں پہلی بار اسے وجیح سے عجیب طرح سے خوف آیا۔ وہ اتنی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا جیسے اس کھیل کے لیے سیریس ہو۔

"کیا مطلب؟" وہ کافی دیر اسے دیکھتا رہا جیسے جائزہ لے رہا ہو۔

"کچھ نہیں۔ آؤ میں تم دونوں کو گھر چھوڑ آؤں۔" لیپ ٹاپ بند کرتا وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تو وہ بھی نا سمجھی میں اٹھ کر اس کے پیچھے بڑھ گئی۔ عجیب شخص تھا وہ۔۔ شاید وہ بہت عجیب!

---☆☆☆---

www.novelsclubb.com

مزید ایک ہفتہ بیت گیا،اس نے صبح سویرے ہی مراد کا میسج پڑھا تھا۔وہ پچھلے دن کی مصروفیت کے باعث آج اپنی ڈیوٹی سے آف پر تھا۔جس کا مطلب تھا کہ آج وہ اس کے جاسوسوں سے محفوظ تھی۔وہ اب ویسے بھی مطمئن تھی کہ اس بار چار ہفتے سے زیادہ ہو گئے تھے مگر اب تک اریب نے اپنی شکل نہیں دکھائی تھی۔شاید اسے خبر تھی کہ حنانہ نے پولیس اسٹیشن کا چکر لگایا تھا۔

اس کی اُسکول میں آج اینول فنکشن تھا جس کے لیے کچھ تاخیر سے جانا تھا۔ہلکی پھلکی لپ اسٹک لگا کر آج اس نے نیا جوڑا پہنا۔وہ ایک عام سی سادی سی لڑکی تھی۔۔ایک عام سی انمول لڑکی! جیولری پہن کر اس نے تیاری ماں کو دیکھائی اور تعریفیں وصول کر کے چادر پہننے کمرے میں چلی گئی۔بے فکری بھی کیا ہی چیز ہے! یکدم ہی دھڑ کی آواز سے مین گیٹ کھلا تھا اور ایک شخص چیختا چلاتا ہوا اندر آیا تھا۔

"باسم نے بتایا تھا کہ کوئی لڑکا آیا تھا تم لوگوں کے گھر؟ کون تھا وہ؟ کس سے چکر چل رہا ہے تمہارا؟" وہ بات نہیں کر رہا تھا۔چیخ رہا تھا۔حنانہ بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی۔ صبح کے آٹھ بجے وہ پوری قوت سے چیخا تھا۔ پچھلے دو ہفتوں سے مراد نے مخصوص لوگوں کو جاسوسی پر لگایا ہوا تھا۔ عجیب بات تھی۔۔آج ہی وہی کہیں گلی میں موجود نہیں تھے۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اندر کیسے آئے؟" وہ سہمی کھڑی تھی۔

"حنانہ تو اندر جا۔۔" ماں نے چیخ کر حنانہ کو پیچھے کیا تھا۔

"او بڑھیا داماد ہوں تیرا! بھول گئی ہے کیا؟" وہ کمینگی سے ہنسا۔ وہ دکھنے میں شریف گھرانے کا صرف لگتا تھا مگر اس کی حرکتیں کسی اوچھے اور گرے انسان کی طرح تھیں۔

"تمیز سے بات کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں جو تم رعب جماؤ!" حنانہ نے مقابلہ کرنا چاہا مگر وہ تیزی سے اس کے قریب آیا تھا۔ وہ سہم کر بہت دور ہوئی۔

"میری بات اتنی صفائی سے سمجھ نہیں آتی نا تم لوگوں کو؟ بڑھیا تجھے کہا تھا کہ اگر نکاح نہ پڑھوایا اپنی بیٹی سے تو اٹھا کر لے جاؤں گا۔" اس نے حنانہ کا بازو پکڑا تھا۔ حنانہ نے تیزی سے اپنے بائیں ہاتھ کے ناخن اس کے گردن پر گھونپے۔ یہ پہلی بار تھا کہ اس نے حنانہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس کے ہاتھ پکڑنے سے جو کرنٹ سا حنانہ کے وجود میں دوڑا تھا' وہ خود کو روک نہ سکی تھی۔ وہ تکلیف سے چیخنے لگا۔ گردن کا وہ حصہ چھل چکا تھا۔ اریب نے خون محسوس کیا تو ہاتھ گھما کر پوری قوت سے پانچ انگلیوں کے نقش اس کے گال پر چھوڑے تھے۔ اماں زور زور سے چیخ رہی تھیں اور محلے والے آواز سن کر تیزی سے گھروں سے باہر نکلے تھے۔ جانے کس نے کال کی تھی پولیس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو حنانہ کو علم نہیں تھا۔ "عیاش عورت!" وہ اس کے بال پکڑ کر چہرہ اپنی طرف کیے کھینچتا ہوا باہر لے کر جانے لگا۔

"اس کو چھوڑ۔۔اس کا ہاتھ چھوڑ!" اماں زور زور سے چیختی ہوئی بمشکل پیچھے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ جانے کیا خوف تھا محلے والوں کو کہ وہ خود آگے نہ بڑھے۔ شاید اریب کی شخصیت کا خوف تھا یا اپنی اپنی بیٹیوں کے ماں باپ ہونے کا خوف تھا۔

"تیری بیٹی کا جو حال ہو گا وہ تو دنیا دیکھے گی۔ کہا تھا اٹھا کر لے جاؤں گا۔ ہلکا لے رہے تھے میری باتوں کو۔۔" وہ مزحمت کر رہی تھی۔ اس کے ہونٹوں سے خون آ رہا تھا اور شرٹ کندھے کی جانب سے چیر چکی تھی۔

"مجھے چھوڑ۔۔ چھوڑ مجھے!" اس نے مارنے کی کوشش کی مگر اریب کا ہاتھ اس بار پھر پوری قوت سے اس کا منہ سرخ کر گیا تھا۔ وہ مردانہ بھاری ہاتھ کا زور اس کے چہرے پر زخم بنا چکا تھا۔ حنانہ نے شدت سے مراد کی موجودگی کی طلب کی۔۔ آج وہ پہلی بار اسے اس طرح کے حالت میں یاد آیا۔ اسے پہلی بار افسوس ہوا کہ وہ آج اپنی ڈیوٹی سے آف پر تھا۔ آنکھوں سے ذلت کے گرم آنسو گال پر بہنے لگے۔ وہ آج تمام محلے والوں کے آگے ایک تماشہ بن گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عیاشی کرے گی! بیوی تھی تو میری اور میں نہیں مانتا اس طلاق کو۔۔" جس کسی نے آگے بڑھ کر روکنا چاہا خود ہی بیوی والی بات سن کر پیچھے ہٹ گیا۔ "دیکھ تیرا کیا حال کرتا ہوں۔ تیرا عاشق بھی نہیں پہچان پائے گا تجھے۔۔" پولیس کا سائرن بجا تھا اور گاڑی گلی میں آکر رکی تھی۔ باسم نامی وہ لڑکا بھی وہاں موجود تھا جو رخسانہ خالہ کا بھانجا مگر اریب کا دوست تھا۔ باسم نے پولیس کے نکلنے سے پہلے اریب کی گاڑی کا دروازہ کھولا تا کہ وہ دونوں حنانہ کو زبردستی لے کر فرار ہو سکیں مگر پولیس نے گولی کا نشانہ گاڑی کے پہیوں کو بنایا تھا۔ اسے گھیرا جا چکا تھا جب اریب نے خطرہ بہت قریب سے محسوس کر کے وہیں گلی میں حنانہ کو چھوڑا۔ وہ لڑھکتی ہوئی اوندھے منہ گری تھی۔ کندھے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا اور رخسار گیلا ہو رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا گویا وہ دنیا بھر کے آگے برہنہ کھڑی ہو اور دنیا اسے تماشائی بن کر دیکھ رہی ہوں۔ وہ تکلیف کے مارے ہل بھی نہ سکی اور ویسے ہی لیٹی رہی جب ایک عورت نے اپنی چادر اس پر ڈالی اور چہرہ تھپتھپانے بڑھی۔

---☆☆☆---

"کیا ہوا؟ اب یہ مت کہنا کوئی ایمرجنسی ہے۔" مراد آنکھیں رگڑتا ہوا موبائل کان سے لگا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ تھکن سے چور صبح ہی سویا تھا۔ "میں بہت تھکا ہوا ہوں۔"

"اریب محمود کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔" اس نے گویا بم پھوڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟ کیسے؟ کہاں ملا وہ تم کو؟" اس کے ماتھے پر تیزی سے شکنیں پھیلیں۔ نیند تو گویا آنکھوں سے فرار ہوئی۔

"اس لڑکی کے گھر سے۔۔ بہت برا حال کیا ہے اس نے اس لڑکی کا جو ہمارے پاس کمپلین کروانے آئی تھی۔ محلے والوں نے ہی تھانے میں انفارم کیا ہے ایک گاڑی وہیں گئی ہے۔" وہ بتاتا جا رہا تھا اور مراد کا رنگ سفید پڑتا جا رہا تھا۔ پچھلے کتنے ہفتوں سے وہ اس کی روزانہ تلاش میں تھا اور آج۔۔ آج مراد سو گیا تھا۔ اسے اپنے قدم بھاری لگنے لگے اور گویا سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی۔

"حنانہ۔۔" اسے بس وہ عورت یاد تھی جس کا خیال رکھنے کی اس نے قسم اٹھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

وہ دس منٹ کا راستہ پانچ میں طے کر کے پہنچا تھا۔ ہوش اڑے ہوئے تھے اور چہرہ کسی بھی تاثر سے خالی تھا۔ اسے بس یاد رہی تو حنانہ! محلے والوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا وہ آگے بڑھا تھا۔ عورتوں نے اسے بٹھایا ہوا تھا اور ایک پولیس آفسر اس سے دیگر سوالات کر رہا تھا۔ البتہ اریب محمود اور باسم کو اسی موقع پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس نے حنانہ کو دیکھا تھا اور بس یہیں تک تھی اس کی ہمت۔۔ وہ چادر میں لپٹی ہوئی تھی' چہرہ کافی زخمی نظر آتا تھا۔ قدم گویا بھاری ہو گئے۔ وقت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گواہ تھا کہ مراد اعوان کو اس کے بعد کچھ نظر نہ آیا۔اسے لگا وہ ہار گیا۔۔اسے لگا کسی نے اس کے منہ پر کیچڑ اچھال دیا۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور آفسر کو دور کیا۔دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھیں۔ آنکھوں میں سرخ اور کنپٹی کی رگیں ابھرنے لگیں۔

"وہ تمہیں زخمی نظر نہیں آرہی جو اس سے سوال وجواب کر رہے ہو؟"وہ چیخا نہیں۔۔دھاڑا تھا اور انسپکٹر داؤد کو چپ لگ گئی تھی۔اس کی تیز چنگھاڑتی آواز نے سب کی توجہ کھینچی۔

"سر آئم سوری سر میں بس۔۔"

"ابھی جاؤ یہاں سے اور میرا انتظار کرو۔"اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔حنانہ اسے ساکت تک رہی تھی۔اسے دیکھنا ہی تھا کہ خشک آنکھیں بھر آئیں۔وہ تیزی سے اٹھ کر کراہتے ہوئے اندر بھاگی تھی کہ یہ اس کے لیے مر جانے کا مقام تھا۔کاش وہ آج ٹھہر جاتا۔۔کاش وہ ڈیوٹی سے آف نہ لیتا۔۔بس آج ہی کی تو بات تھی۔۔اس نے آج ہی کیوں حنانہ کی بات مانی۔۔ وہ کیوں رک گیا۔وہ کیوں نہ آسکا۔اماں کا رو رو کر برا حال تھا۔رخسانہ خالہ اسے کمرے میں لے آئی تھیں اور محلے والے بھی ادھر ادھر کو ہو گئے تھے۔ہاں اب تماشہ ختم تھا تو بھلا کون پوچھے گا۔

"مجھے حنانہ سے ملنا ہے۔"اس نے رخسانہ خالہ سے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ اندر برآمدے میں ہے اور تم کون ہو؟ بہت شکریہ تم نے ہمارا ساتھ دیا مگر یہ مناسب نہیں ہوگا۔" وہ وردی میں نہیں تھا اور اس کی مزید ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی کی سن سکے۔

"میں آپ سے پوچھ نہیں رہا' مجھے اس سے ملنا ہے۔اس سے کہیں مراد آیا ہے۔" اگر حنانہ کی اماں سامنے موجود ہوتیں تو اسے یوں کھڑا نہ رہنا پڑتا مگر ان کی طبیعت خود بہت خراب تھی۔

"یہ کیا انداز ہوا بھلا بات کرنے کا؟" ان کو تو جیسے غصہ ہی آگیا۔" میں کسی بھی ایرے غیرے کو آجانے کیسے دوں اندر؟ اگر اس کے دوست بھی ہو تو وہ ابھی ملنے کی حالت میں نہیں ہے۔آرام کر رہی۔۔" وہ ابھی مزید کچھ کہتی جب مراد خود ہی برآمدے میں داخل ہوا۔

"حنانہ!" اس نے آواز دیتے ساتھ ہی اسے دیکھا تھا۔نگاہیں نرم پڑ گئیں۔اس کی آنکھوں میں جانے کیا تھا کہ وہ نظریں جھکا گیا۔

"رخشندہ یہ جانے کون لڑکا تمہاری بیٹی کے لیے اندر آیا ہے۔" رخسانہ خالہ کی غصے میں آواز آئی تھی۔اماں بھی وہیں بیٹھی تھیں اور اسے تک رہی تھیں۔وہ اس کے نزدیک بڑھا تھا اور وہ تکلیف سے منہ ادھر کر گئی تھی۔مراد کا دل گویا کسی نے درمیان سے چیرا ہو۔اتنی اذیت تو شاید اس دن بھی نہ ہوئی تھی جب حنانہ نے کسی اور کے ساتھ نکاح نامے پر دستخط کیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوڑ دو اسے بیٹا۔ چلے جاؤ یہاں سے۔۔ تم ایسے کیوں چلے آئے؟" اماں بے سدھی سے بولیں۔ "اس کو ابھی چھوڑ دو۔ پولیس کو بیان تو لینے دیتے۔۔ کہیں وہ کمبخت اسے پھر نہ چھوڑ دیں۔ سب کچھ برباد ہو گیا۔" وہ رو رہی تھیں اور حنانہ پر ایک سکتہ طاری تھا۔ اسے اتنی شرمندگی ہوئی کہ وہ آنکھیں میچ گئی۔

"میں لینے آیا ہوں بیان۔۔" اس کی آواز کپکپائی تھی۔ اماں نے حیرانی سے اسے دیکھا اور اس وقت حنانہ کی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔ کاش وہ غائب ہو جائے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم کیوں لو گے بیان؟" اماں تیزی سے کھڑی ہوئیں۔ "تم مذاق اڑا رہے ہو اس کا؟ ہماری بے بسی کا تماشہ دیکھ رہے ہو؟" وہ ناسمجھی میں بھڑک ہی تو اٹھی تھیں مگر وہ انہیں نہیں دیکھ رہا تھا۔ حنانہ نے نظریں چرا لیں۔

"ڈی ایس پی مراد اعوان!" مراد نے جیب میں سے کارڈ نکال کر میز پر رکھا تھا جسے اماں نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تھا۔

"تم۔۔ تم ڈی ایس پی ہو؟" وہ شاک کی کیفیت میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا میں اب حنانہ سے بات کر سکتا ہوں؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو اماں نے تیزی سے ہاں میں سر ہلایا۔ رخسانہ خالہ کا ہاتھ حیرانی سے منہ کی جانب بڑھا تھا۔ یہ ایک کھلا ایریا تھا۔ دروازے پر محلے کی خواتین آئی تھیں تو رخسانہ خالہ اماں کو وہاں لے گئیں۔

"مجھے دیکھو۔۔" اس کے ہونٹ کپکپائے۔ حنانہ نے میچی ہوئی آنکھیں کھول کر اسے لرزتے ہونٹوں سے دیکھا۔ ہونٹ پھٹ چکا تھا اور چہرے پر اچھی خاصی رگڑ تھی۔ آنکھ کی جانب ایک گہرہ زخم تھا۔ مراد کی پلکیں لرز اٹھیں۔ وہ خود کو ایک ہارا ہوا شخص محسوس کرتا ہوا نڈھال انداز میں فرش پر بیٹھ گیا۔ "آئم سوری حنانہ!" اس کے آنسوؤں نے تیزی پکڑی تھی۔

"یہاں سے جاؤ مراد۔۔ میرے آگے معافی مانگ کر مجھے احساس نہ دلاؤ کہ میں آج پورے معاشرے کے آگے ایک تماشہ بن کر رہ گئی ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں تھا سوائے ایک وقار کے کہ جس پر مجھے ناز تھا۔ اب وہ بھی نہیں ہے۔" وہ سسک رہی تھی اور پھر زار و قطار رو دی۔

"میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔" مراد کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ دماغ پھٹ رہا تھا مگر لہجہ جنونی تھا۔ "اپنے ہاتھوں سے ماروں گا میں اسے۔" طیش حاوی ہو رہا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حنانہ اپنی تکلیف لمحے بھر کو بھول کر اسے دیکھنے لگی۔ "میں اس کے ساتھ بالکل ویسا کروں گا جیسے اس نے تمہارے ساتھ کیا۔ اس نے تمہیں چھوا' میں انہیں ہاتھوں کو کاٹ دوں گا۔ اس نے مجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تکلیف دی' اب میں اسے تکلیف دوں گا۔" آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ کنپٹی کی جانب سے رگیں ابھری ہوئی تھیں۔ "اب میں اسے بتاؤں گا کہ میں نے کیسا محسوس کیا۔" اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی تھی۔اس کا یہ روپ حنانہ نے پہلی بار دیکھا تھا۔

"مراد۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"وہ تمہارے قدموں میں آئے گا۔۔ زندہ نہ سہی مردہ سہی۔۔ مگر وہ تمہارے قدموں میں آئے گا' میرا تم سے وعدہ ہے۔" وہ باہر نکل گیا تھا اور حنانہ کا دل سولی پر اٹک چکا تھا۔ کیا وہ اسے واقعی مار دینے والا تھا؟ اس کی آنکھوں کے گرد آنسو جمع ہو گئے۔

۔۔۔☆☆☆۔۔۔

"اب کیا کر رہا ہے یہ؟" انہوں نے چائے پیتے ہوئے ہنکارہ بھرا تھا۔ لیپ ٹاپ پر کام کرتے وجیح نے نگاہ اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"آپ کو یاد ہو گا ہمارے وجیح نے پچھلے مہینوں میں بزنس کا آغاز کیا تھا۔ اسے بے حد کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس نے اپنے بزنس کے لیے جو نیو بلڈنگ بنوائی ہے اس کے سیٹ اپ کی تیاری کر رہا ہے۔" مائرہ نے کسی چاہ سے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ دنوں کا ہی ہے۔۔" وہ تلخ لہجے میں بولے تو ویج کی لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں کپکپائیں۔ وہ ہنوز مگن رہا۔

"آپ کو نہیں پسند تھا کہ وہ ابی کے آفس میں جاب کرے۔اس نے آپ کے لیے دوسرا بزنس شروع کر ڈالا۔" انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرا۔ ویج کا حوصلہ بندھا۔ شاید انہیں اب اچھا لگے۔

"صاحبزادے نے آدھی بات سنی لگتا ہے۔" وہ طنزیہ ہنسے۔ "میں نے کہا تھا وہ ابی کا بزنس چھوڑ کر سیاست میں باپ کی طرح پوزیشن لے۔" ان کے ایک ہاتھ میں اخبار تھا اور وہ ہر خبر پر نگاہ دوڑا رہے تھے۔

"خیر یہ بات چھوڑیں۔" انہیں ویج کے لیے پریشانی ہوئی۔ "آج زمل آئی تھی۔ ماشاءاللہ اتنی پیاری اور سلجھی ہوئی بچی ہے۔ ہمارے ویج سے تین سال چھوٹی ہے۔" وہ ماحول کو ناخوشگوار نہیں بنانا چاہتی تھیں کہ جہانگیر کے ساتھ سکون کا وقت ذرا کم ہی گزارنے کو ملتا تھا۔

"زمل کون؟" انہیں یاد نہ آیا۔ "اچھا وہ فرحان کی بیٹی؟ جس کی تم سے بہت مشابہت ہے؟"

"جی۔ آپ اس سے ملیں گے تو آپ کو بھی اچھا لگے گا۔"

"کروادو اس کی شادی اس سے۔۔ ویسے بھی یہ جتنا اعوان ہاؤس کا ہے اتنا خان ہاؤس کا بھی نہیں۔ شادی بھی ابی کی پسند سے ہی کرے گا اور دیکھ لینا تم اپنے ابی کی چالاکی۔ آخری سانس لیتے ہوئے کہہ دیں گے زمل کو اس سے بیاہ دو اور اس کا بس چلے تو یہ سر ان کے قدموں میں رکھ دے۔" وہ جتنا کڑوا بول سکتے تھے 'بول اٹھے۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں زمل سے شادی کروں گا؟" وہ اتنے دنوں بعد باپ سے مخاطب ہوا تھا۔ سنجیدہ سپاٹ لہجے میں باپ کو دیکھ رہا تھا۔

"تو قسم کھاؤ کہ نہیں لاؤ گے اعوان ہاؤس کی لڑکی کو یہاں۔۔ تمہاری ماں کا بس چلے تو اپنی جیسی ایک اور یہاں لا کھڑی کرے۔ ایک کام کرو تم اس سے ہی شادی کر لو تا کہ تمہیں بھی اندازہ ہو کہ تمہاری ماں کو برداشت کرنا کتنا مشکل تھا۔ اس کی ہی گھر کی لڑکی ہے اور اتنی وہ اپنے ماں باپ پر نہیں گئی جتنی تمہاری ماں پر چلی گئی ہے۔ کم ظرف ہو تم! اعوان ہاؤس تمہیں قابو کرتا ہے تم سمجھتے ہی نہیں! وہ جیسے تمہاری ڈوری کھینچتے ہیں تم کھنچتے چلے جاتے ہو۔ قابو میں ہو تم ان کے اور دیکھ لینا یہی لڑکی تمہیں اپنی انگھوٹی کا پتھر بنائے گی۔ ابی غازی کو شکار نہیں بنائیں گے اور نہ شاہ ویز کو راستہ! تمہارے پاس دولت ہے ان سے کئی دگنی! انہیں چاہ ہو گی کہ ان کے پوتی جہانگیر خان کی بہو بنے اور تمہاری بیوی! کبھی فرصت ہو تو گیراج میں جتنی گاڑیاں کھڑی ہیں انہیں گن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لینا یا جتنی رقم تمہاری کمائی ہوئی تمہارے بینک میں رکھی ہے اسے دیکھ لینا۔ پھر خبر ہو گی کہ ابی تمہیں سر پر کس مقصد کے لیے بٹھاتے ہیں۔ ہمارا لکھا پتھر پر لکیر ہوتا ہے اور دیکھ لینا جو کہا ہے وہی ہو گا۔" وہ استہزایہ ہنسے تھے۔ مائرہ کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔ وہ ساکت بیٹھی تھیں اور ویج کا خود پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔ وہ خود کو بہت قابو کیے انہیں تک رہا تھا۔

"آپ کچھ دیر کے لیے مجھے انسان سمجھ سکتے ہیں؟ بھلے اپنا بیٹا نہ سمجھیں بھلے میری ماں کی ناجائز اولاد سمجھیں۔ مگر کیا۔۔۔ مجھے۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے انسان سمجھ سکتے ہیں؟؟" وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر بمشکل بول رہا ہے۔ مائرہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا اور رخسار گیلا ہو گا۔

"تو ثابت کرو کہ تم میری اولاد ہو۔" انہوں نے دانت پیسے۔ "آؤ پیر کے روز میرے آفس اور بیٹھو میری سیٹ پر! یاد دلاؤ کہ تم جہانگیر خان کے بیٹے ہو جس کو لوگ جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اپنی موجودگی کا احساس دلاؤ کہ جہانگیر خان بے اولاد نہیں ہے 'اس کا بیٹا ہے جو اس کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔" وہ اس کا دماغی معذور کر چکے تھے۔

"کیا فائدہ جب اپنے باپ کو خود کو اس کی اولاد ہونے کا ثبوت دیا جائے!" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ رگیں پھٹ رہی تھیں۔ بازوؤں کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔ سفید رنگت اب اس قدر سرخ ہو چکی تھی کہ رنگت کی سفیدی گویا کہیں غائب ہی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھ سے زبان چلاؤ گے۔" وہ دوبدو جواب دیتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر سامنے آئے۔۔وہ دونوں برابر نظر آتے تھے۔ شکل وصورت بھی اس نے اپنے باپ سے چرائی تھی اور سیاہ بھورے بال بھی اس کے باپ جیسے تھے۔اگر کوئی فرق تھا تو یہ کہ اس کے باپ کی آنکھیں ہری تھیں۔۔وہ ایک مضبوط پٹھان تھے اور وجیح کی آنکھوں میں بھورا پن تھا۔

"میں آپ کی سیٹ پر نہیں بیٹھوں گا۔" اس نے بہت کوشش کی تھی کہ آواز نہ بلند ہو سکے اور یہی وہ لمحہ تھا جب پانچ انگلیاں بے حد سختی اور مضبوطی سے اپنا نشان وجیح کے رخسار پر چھوڑ گئی تھیں۔زوردار آواز آئی تھی اور مائرہ نے سہم کر دوپٹہ دانتوں میں دبالیا تھا۔ماحول میں خاموشی بیٹھ گئی۔وجیح کے بال آنکھوں کے آگے آگئے اور وہ جس رخ پر سر ڈھلکا تھا وہیں دیکھتا رہ گیا۔

"ایک لوزر ہو تم !ایک کامیاب لوزر!" وہ حقارت سے اپنے الفاظ ادا کر رہے تھے اور وجیح سن ہوا سن رہا تھا۔" ایک جانور کو ٹرین کرو تو بھی بات کو سمجھنے لگتا ہے مگر تم اس سے بھی گئے گزرے ہو۔مجھے افسوس ہے کہ تم جہانگیر خان کی اولاد ہو۔بہتر ہوتا کہ تمہاری ماں بانجھ ہوتی یا تم پیدائش کے بعد ہی مر جاتے۔" یہ الفاظ نہیں تھے 'نیزے تھے۔جو اس کے دماغ، دل اور وجود کو سن کر گئے تھے۔وہ ساکت کھڑا تھا۔بے حد ساکت۔اسے اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو وہ مائرہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی روتے ہوئے چیخنے کی آوازیں۔آخری جملہ تو اس نے پہلے بھی باپ کو کہتے سنا تھا مگر آج جہانگیر خان نے اس کو منہ پر دے مارا تھا۔

"کمرے میں چلو!" جہانگیر نے مائرہ سے کہا تھا اور جانے کے لیے مڑے تھے۔

"نہیں مجھے میرے بچے کے پاس جانا ہے۔" وہ تڑپ کر وجیح کی جانب بڑھی تھیں۔ہاں اسے ماں چاہئے تھی۔۔اسے ماں کے پاس جانا تھا مگر جہانگیر نے مائرہ کا بازو پکڑا تھا۔وجیح کو لگا جیسے وجیح کا حلق پکڑ لیا ہو۔

"میں نے کہا کمرے میں چلو۔" وہ انہیں زبردستی لے کر آگے بڑھ گئے۔

"جہانگیر یہ ظلم ہے۔جہانگیر مجھے میرے بچے کے پاس جانا ہے۔: وہ ہاتھ چھڑاتے ہوئے چیخ کر رو رہی تھیں مگر جہانگیر خان کسی کی نہیں سن رہے تھے۔وجیح بے سدھ کھڑا تھا'اس نے نگاہ اٹھا کر ماں کو دیکھا جو اس کے پاس آنے کو تڑپ رہی تھیں مگر اس کے باپ نے اس کی ماں کو بھی دور کر دیا تھا۔کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے معاف کر دو سر۔ مجھے معاف کر دو۔" اریب کی دردناک چیخیں پورے تھانے میں گونج رہی تھی۔ "میں نے کچھ نہیں کیا۔" اس کے جسم کے مختلف حصے سرخ ہو رہے تھے۔ "وہ لڑکی جھوٹی ہے 'وہ بدکردار ہے۔ میں اس کا شوہر ہوں۔ اسے لینے آیا تھا۔" اس کا ہاتھ مراد کے ہاتھ میں تھا جب مراد نے چمٹے سے اس کی شہادت کی انگلی کا ناخن باہر کھینچا۔ اریب درد سے بلبلاتا وہ پوری قوت سے چیخا۔

"جھوٹ مت بولو۔ اس لڑکی نے بتایا ہے ہمیں کہ تم اسے طلاق دے چکے تھے۔" انسپکٹر معاذ نے غصے سے کہا۔

"وہ جھوٹ کہتی ہے۔ نہیں ہے اس کے پاس طلاق نامہ! اگر میں نے دی ہے طلاق تو طلاق نامہ دکھائے۔ وہ ایک بدکردار، بدچلن عورت ہے۔ میں نے اس سے نکاح یہ جانتے ہوئے بھی کیا کہ وہ میری نہیں ہے۔ جانے کس کے ساتھ تھا اس کا چکر اور اس کا باپ گھننا، میسنا میرے سر چڑھانا چاہتا تھا۔ جانے کس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی تھی وہ۔۔" مراد کی آنکھیں سرخ تھیں۔ اس نے ایک اور ناخن کھینچا تو وہ بری طرح چیخا۔ غصے کے مارے وہ لرز رہا تھا۔ پسینے سے چہرہ تر بتر تھا مگر وہ اس کے ہر ہر الفاظ پر اس کا ناخن کھینچ رہا تھا۔ اس کی انگلیوں سے بہتا خون مراد کے ہاتھوں پر لگ رہا تھا۔

"باہر جاؤ معاذ۔" اس نے سختی سے معاذ سے کہا تھا۔

"مگر سر۔۔" وہ سمجھ نہ سکا۔

"میں نے کہا باہر جاؤ معاذ!" اب کی بار وہ دھاڑا تو وہ سوری کرتا ہوا باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی مراد نے اریب کا نڈھال ہوتا چہرہ اٹھایا۔ "جانتے ہو اس کا چکر کس کے ساتھ چل رہا تھا؟" آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ اس کا بس چلتا تو وہ اس کی گردن پر بھی چھری پھیرنے سے باز نہ آتا۔ اریب تکلیف سے نڈھال ادھ کھلی آنکھوں سے تک رہا تھا۔ "جس کی آنکھوں میں دیکھ رہے ہو' اس کے ساتھ چل رہا تھا۔" یہ کیسا انکشاف تھا۔ اریب کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔ "وہ بد کردار نہیں تو بد کردار ہے۔ تو بد چلن ہے جو نہ رشتہ نبھا سکا نہ اپنے مرد ہونے کا ثبوت دے سکا۔" اس نے ایک زوردار ہاتھ منہ پر مارا تھا اور وہ پلٹ کر منہ کے بل گرا تھا۔ "ان آنکھوں کو نوچ نہ نکالا جن آنکھوں سے تو نے حنا نہ پر گندی نظر ڈالی تو میرا نام بھی مراد اعوان نہیں!" وہ ایک آخری ہی ناخن بچا تھا چھوٹی انگلی کا جسے مراد نے اکھاڑ نکالا تھا۔ اس کے باہر نکلتے ہی دو انسپکٹر اندر داخل ہوئے تھے۔ اریب تکلیف سے چیختا ہوا مراد کی چوڑی پشت خوف سے تکتا ہوا پیچھے کو ہونے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسے تب تک مارو جب تک یہ سچ نہ اگلے۔" اس نے مراد کی آواز سنی تھی اور اپے سامنے دروازہ بند ہوتا دیکھا تھا۔

---☆☆☆---

"تمہیں وجیح کیسا لگا؟" ابی کی آواز نے اس کے نگاہوں کا تسلسل روکا۔

"وجیح؟ اچھے ہیں وہ۔۔ بس کچھ خاموش رہتے ہیں۔" وہ مسکرائی۔

"اس کی دوست بن گئی؟"

"نہیں۔۔ شاید انہیں لڑکیوں سے دوستی کرنا نہیں پسند۔۔ وہ کہتے ہیں میری اینمی بن جاؤ زیادہ خوش رہو گی۔" اب کی بار وہ مسکرا نہ سکی۔

"اسے کال کیا کرو۔ بات کر لیا کرو۔۔ وہ خاموش رہتا ہے شاید تمہیں ہی کچھ بتا دے۔ ہمارے پاس تو آنا ہی کم کر دیا ہے۔" وہ کچھ افسردگی سے بولے۔

"میں کروں گی ان سے بات۔۔ دو تین دن میں ہی لوٹ آئیں گے دیکھ لے گا وہ آپ سے دور نہیں رہتے۔" وہ مسکرا کر کہتی ہوئی انہیں بہلا گئی۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لوگ بھی باتیں کرنے سے رکتے نہیں۔ ہر کوئی اپنی اپنی ہانک رہا ہے حنانہ کا نام لے کر۔۔"
رخسانہ خالہ چادر اتارتے ہوئے عاجز آ جانے والے لہجے میں بولیں۔ اماں 'حنانہ کے مرہم لگا رہی تھیں۔ تین دن تو اس معاملے کو بیت چکے تھے۔

"کیا ہوا ری رخسانہ!" اماں نے ان کا چہرہ دیکھا۔

"بس ہر جگہ اریب اور حنانہ کا ہی ذکر ہے۔ جانے سب کو کیا مسلہ ہے۔ اریب کے ساتھ بھی بھلا کس کو ہمدردی ہو سکتی ہے مگر یہ تو بے وقوف لوگ ہیں۔ کہتے ہیں لڑکی کے چکر میں دیکھو لڑکا تھانے میں ہے۔ اب یہ بھی باتیں ہو رہی ہیں کہ جانے اریب نے طلاق دی بھی تھی یا نہیں۔۔" رخسانہ خالہ بولنا شروع ہوئیں تو پھر بولتی چلی گئیں۔ حنانہ کا دل چھلنی ہو گیا۔ اب ذلت کے دنوں کا آغاز تھا۔ "لوگ الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہیں۔"

"کل اریب کے ماں باپ آئے تھے۔" اماں نے رخسانہ خالہ کے آگے انکشاف کیا۔

"کیا؟ اور کس منہ سے آئے تھے؟" حنانہ کے دماغ میں ایک دن پہلے کی ہر بات گھوم گئی۔ کیسے اریب کی ماں نے اس سے معافیاں مانگی تھی اور اس کا باپ اس کے قدموں میں بیٹھ کر گڑگڑایا تھا۔ وہ کہتے تھے وہ اریب کی ہر ماضی میں کی ہوئی اوچھی حرکتوں سے لاعلم رہے۔ انہیں لگا تھا طلاق کے بعد وہ پیچھا چھوڑ چکا تھا مگر خبر نہیں تھی کہ وہ اب بھی اسی کے گھر کا چکر لگاتا تھا۔ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گڑگڑا رہے تھے کہ ان کے بیٹے کو چھڑوا دیا جائے اور جب سے یہ خبر ہوئی تھی ڈی ایس پی خود گھر آیا تھا' انہیں لگا تھا کہ حنانہ کی سفارش پر اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ وہ آنکھیں موند گئی۔ کبھی رخسانہ خالہ تو کبھی محلے کی کوئی دوسری عورت باری باری آکر بتاتے تھے کہ باہر کون سا مرد اور کون سی عورت حنانہ کے حوالے سے کون سی بات کر رہے تھے۔ تکلیف کی لہر بدن میں دوڑی تھی اور وہ تیزی سے جگہ بدل گئی تھی۔

---☆☆☆---

دو دن یونہی بیت گئے۔ وہ گارڈن میں بیٹھا تھا۔ ایک ہاتھ میں سگریٹ اور دوسرے ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی۔ ایک لمبا گہرا کش لے کر دھواں فضا میں چھوڑتا ہوا وہ ایک نکتے کو تک رہا تھا۔ یکدم ہی سفید چادر میں خود کو ہمیشہ کی طرح کور کیے وہ اس کے برابر میں آبیٹھی تھی۔ مراد نے گردن پھیر کر برابر میں دیکھا۔ وہ خود کو سمٹا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ چہرے کے زخم اب ویسے تازہ نہیں تھے مگر ان کے نشان اب بھی گہرے تھے۔ وہ ان زخموں سے نظریں چرا گیا۔ یکدم شرمندگی اور کچھ نہ کر سکنے کا احساس اسے زمین میں گڑا گیا۔

"اسے چھوڑ دو۔" یہ اس کا کہا ہوا پہلا جملہ تھا۔ مراد کی آنکھیں کسی حیرانی سے پھٹیں۔

"کیا مطلب؟" اس کی گھمبیر آواز ابھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسے رہائی دے دو۔" وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔

"تم یہ کیوں کہہ رہی ہو؟" اسے یکدم ہی غصہ آیا۔ "وہ ابھی بہت کچھ بھگتے گا۔"

"اس کے ماں باپ آئے تھے میرے پاس معافیاں مانگ رہے تھے۔ انہوں نے کہا انہیں علم نہیں تھا کہ ان کا بیٹا کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اس کی ماں نے اس کی حالت دیکھی ہے وہ بتا رہی تھیں کہ اسے تم لوگوں نے بہت مارا ہے۔ وہ مر جائے گی اگر اسے کچھ ہوا۔ اسے چھوڑ دو اب۔ اتنی سزا کافی ہے۔" ادھ کھلی آنکھیں اور چہرہ ہر تاثرات سے عاری۔

"حنانہ۔۔" وہ ابھی مزید کچھ کہتا کہ اس نے روکا۔

"مراد! میں بار بار اس کی ماں کا میرے گھر آکر ان زخموں کو کریدتا دیکھنا برداشت نہیں کر سکتی۔ پورا محلہ اس بارے میں بات کرتا ہے۔ میں لوگوں کے منہ سے اپنا نام نہیں سن سکتی۔ اریب گھر کو لوٹ جائے گا تو کچھ دنوں تک بات بیٹھ جائے گی۔" اس کے آنسو بہنے لگے۔ مراد کی ٹکٹکی بندھ گئی۔ اس نے تھوک نگلا تو حلق کی ہڈی نمودار ہو کر غائب ہوئی۔ "یہ میرے ہاتھ دیکھو۔ تمہارے آگے جوڑ رہی ہوں۔" اس نے اب کی بار ہاتھ جوڑ لیے۔ "اس معاملے کو ختم کرو۔ وہ اب ویسے بھی کبھی دوبارہ تنگ نہیں کرے گا۔ میری مان لو مراد۔۔ پلیز! تم چاہتے ہو اگر کہ میری ذلت برقرار رہے تو رکھو اس کو اپنے پاس اور جان سے بھی مار دو تا کہ کل کو سب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہیں ڈی ایس پی خاص طور پر حنانہ کے لیے گھر آیا تھا۔انہیں اریب محمود کی گئی زیادتی نہیں نظر آئیں گی۔لوگ اندھے اور بہرے ہیں جو کچھ نہیں سن سکتے اور دیکھنے سے محروم ہیں۔۔اسے چھوڑ دو! تم میری بات نہیں مانو گے ؟"اس کے آنسوؤں کی روانی نے مراد کو خاموش کر دیا تھا۔ وہ ایک بار پھر گنگ رہ گیا تھا۔ جلدی جلدی کش لینے لگا جیسے اندر کی بھڑاس اور آگ کو بجھا رہا ہو۔ حنانہ اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا نے دونوں کے چہروں کو چھوا تھا اور نجانے کیا بات تھی کہ دونوں اپنے اندر کا درد نہ نکال پائے۔۔

---☆☆☆---

مزید ایک ہفتہ بیت گیا۔ جانے کہاں تھا وجیح۔۔یا جانے کہاں کھو گیا تھا وہ۔مائرہ نے کال کر کے پوچھا تھا مگر ابی نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔وہ خود پریشان ہو گئے تھے کیونکہ وہ نہ تو کال اٹھاتا تھا اور نہ اس کا کہیں پتا ملتا تھا۔اس رات وہ گھر سے ایسا نکلا کہ دو ہفتوں بعد بھی اس کی کوئی خبر نہ ہوئی۔ مراد خود رات رات کو گھر آیا کرتا تو اس کی ابی سے ملاقات کافی محدود ہو گئی تھی۔اس خبر نے ابی کا بلڈ پریشر لو کر دیا۔زمل کا دل گویا کہیں اٹک سا گیا۔وہ بار بار اس کے بارے میں سوچتی اور اپنا موبائل چیک کرتی۔ کبھی تو یہ اسکرین اس کی نوٹیفکیشن سے چمکے گی مگر ہر رات وہ اپنا موبائل کسی افسردگی سے دیکھ کر آنکھیں موند لیتی تھی۔راتیں ٹھنڈی ہونے لگی تھیں۔آج کل وہ خلاف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معمول اسے سوچنے لگی تھی۔اس کی باتوں کی گہرائیوں کو سمجھنے لگی تھی۔وہ اتنے عام سے لہجے میں نفرتوں کی باتیں کیوں کیا کرتا تھا۔۔وہ کیوں تھا اتنا رازدار!

"زمل میں اسے کال نہیں کرسکتی۔ مگر تم کرو! زمل تم اسے کال کرواور پوچھو وہ کہاں ہے۔" ایک نئے نمبر سے کال آئی تھی اسے اور وہ آواز سے ہی پہچان گئی تھی۔

"پھپھو؟"وہ فوراًبول اٹھی۔

"جانے کہاں ہے وہ میں نے اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا۔تم اسے کال کرو وہ ناراض ہو گا۔تم اس سے کہواس کی ماں بلارہی ہے۔وہ مان جائے گا۔وہ منع نہیں کرے گا۔مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے۔"وہ زاروقطار رو رہی تھیں اور زمل کا دل ڈوب رہا تھا۔اس نے اس کال کے بعد چار بار اپنے موبائل پر ویجیح کا نمبر ڈائل کرنے کی کوشش کی تھی مگر ہمت ہی نہ ہوئی۔وہ اس آواز سے ڈر رہی تھی۔اسے خوف آرہا تھا۔نہیں وہ خودلوٹ آئے گا۔۔چند دن اور پھر وہ خود لوٹ آئے گا۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تمہاری بات ہوئی تھانے میں؟ وہ میرے بیٹے کو کب تک چھڑوائیں گے؟" اب تک ان کا پانچواں چکر تھا اس گھر میں اور حنانہ انہیں بے سدھ تک رہی تھی۔

"میں نے کہہ دیا تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں تھانے جاتی اچھی لگوں گی اب۔۔وہ چھڑوا دیں گے آپ فکر نہ کریں۔" دل میں وہ ان کے لیے کوئی ہمدردی محسوس نہیں کر رہی تھی۔

"وہ اب تمہیں اپنی شکل بھی نہیں دکھائے گا۔ میرا وعدہ ہے بیٹا۔" اس نے اریب کے باپ کو گڑگڑاتے دیکھا تھا اور اس لمحے اسے خیال آیا کہ یہی کوشش وہ اپنے بیٹے کی ایکٹیوٹیز پر نظر رکھتے ہوئے کرتے تو آج یہ حالات نہ ہوتے۔ اماں تو بس کوستی جاتی تھیں۔ یکدم ہی پولیس کی گاڑی کا سائرن محلے میں بجا تھا اور سب چوکنے ہو گئے تھے۔ اریب کے ماں باپ دروازے کی جانب بھاگے تھے اور حنانہ نے خود کے پاؤں بھاری ہوتے ہوئے محسوس کیے تھے گویا کسی نے زنجیر باندھ دی ہو۔ اسے لگا گر وہ مراد کو دیکھے گی تو نظریں نہ اٹھا پائے گی۔ اسے یاد تھا وہ کیسے اس دن اٹھ کر بات ادھوری ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

"ابا۔۔" اسے اریب کی آواز سنائی دی تھی۔ ہڈیوں میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ اس وہ اذیت ناک دن اپنی موجودگی کا احساس دلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیٹے۔۔" جگہ جگہ اس کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔حنانہ نے خود کو ایک کمرے میں بند کر لیا تھا۔جانے کیا خواہش جاگی کہ اسے دیکھنے کی حسرت ہوئی۔

"یہ کیا حال کر دیا میرے بیٹے کا۔۔"اس کی ماں چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔پولیس کی گاڑی ابھی بھی موجود تھی۔اسے یقین تھا کہ مراد بھی آیا ہوگا۔وہ اٹھ کر کھڑکی سے جھانکنے لگی۔اریب کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔اس کے ہر زخم پر پٹی موجود تھی۔اس کی انگلیوں پر بندھی پٹی شدید سرخ ہو رہی تھی۔جس حالت میں وہ یہاں سے گیا تھا'اب مکمل الٹی حالت میں موجود تھا۔بمشکل لڑکھڑا کر وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہا تھا۔

"آپ کے بیٹے نے جو کیا اس حساب سے اتنی ہی مرہم پٹی بنتی تھی۔"یہ وہی انسپکٹر تھا جس نے اس دن حنانہ کا بیان لیا تھا۔اس نے ارد گرد نگاہیں دوڑائیں مگر مراد کہیں نہیں تھا۔کیا وہ اب بھی آتا؟اریب کی نگاہ اس پر پڑی تھی۔۔وہ سہم کر دور ہٹنے لگی جب وہ ہاتھ جوڑتا ہوا وہ نزدیک آیا۔

"مم۔مجھے معاف کر دو۔میں آئندہ نہیں آؤں گا۔تمہیں تنگ بھی نہیں کروں گا۔۔تمہارے پاس بھی نہیں بھٹکوں گا۔"اس کی آنکھوں سے تکلیف میں آنسو رواں ہو رہے تھے اور حنانہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے سفید چہرہ لیے دیکھ رہی تھی۔ وہ تیزی سے اندر مڑ گئی۔ اسے مراد کے الفاظ یاد آئے۔ 'میں اسے تمہارے قدموں میں لاؤں گا' اس کا دل کٹ سا گیا۔ اپنی باتوں کو مراد بخوبی پورا کیا تھا۔

"ہم سے بھول ہو گئی صاحب! ہمیں معاف کر دو۔" اب کی بار ابا نے انسپکٹر کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

"نظر رکھی ہوتی اس پر تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ لڑکیوں کو دھمکانا، ڈرانا اس کا بہت پرانا شوق لگتا ہے۔" انسپکٹر نے کسی غصے سے کہا تھا۔

دس منٹ کی کہانی تھی اور سب بالکل پہلے جیسا ہو گیا۔ خاموشی چھا گئی مگر وہ اپنے بستر پر لیٹی چھت کو تکتی رہی تھی۔ خیالوں میں مراد کا چہرہ رہ گیا۔ وہ کچھ نہ کر سکی۔

اس آخری ملاقات کے بعد وہ ایک بار بھی اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی تھی۔۔ نہ کوئی کال، نہ میسج۔۔ وہ آتا بھی تو کون سا حنا نہ کے اندر اس اتنی ہمت تھی کہ نظریں ملا سکے۔ وہ اس کے لیے ڈھیروں کوششیں کر رہا تھا اور اسے پل بھر نہ لگا تھا یہ کہنے میں کہ وہ اریب کو چھوڑ دے۔ شرمندگی پر شرمندگی اب تو بس کچھ اور محسوس ہی نہیں ہوتا تھا۔ اس نے تکیہ دبوچ کر اپنا چہرہ چھپا لیا۔

۔۔۔☆☆☆۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ہفتہ مزید بیت گیا اور وجیح نے اپنی جھلک بھی نہ دکھائی۔ ابی کے پوچھنے پر زمل بہلا دیتی کہ ہاں وہ اس کی کال اٹھاتا ہے۔ وہ پہلے ہی اس کی وجہ پریشان تھے اور وہ انہیں مزید نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جانے آج کہاں سے آئی اتنی ہمت کہ اس نے کال ہی ملا دی۔ پہلی بیل گئی اور یہاں وہ دل سے چلی گئی۔ جانے مزید کتنی بیلیں گزر گئیں مگر اسے بس اتنا یاد تھا کہ وجیح نے اس کی کال کو نظر انداز کیا تھا۔ پھر یوں ہوا کہ کاٹنے سے قبل وہ آخری بیل پر اٹھا لی گئی تھی۔ اس کی جان گویا حلق میں آ گئی۔

"ہیلو؟" خلافِ معمول مقابل کی آواز بہت گھمبیر تھی۔

"ہیلو۔" اس کی آواز نے گویا دل کا ہر اندیشہ ختم کر دیا۔

"کہو۔" وہ سنجیدہ تھا اور اب تو بار بار یہ بتانا بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ سنجیدہ ہی ہوتا تھا۔

"آپ کیسے ہیں وجیح؟" یہ ایک عجیب انداز تھا پوچھنے کا۔۔ وہ اسے کیا بتاتی کہ اس نے کیوں کال کی؟ کہ وہ ڈر گئی تھی اس کی جانب سے؟ کہ دل طرح طرح کے خدشے جنم لینے لگا تھا۔

"تم نے یقیناً یہ جاننے کے لیے تو کال نہیں کی ہو گی زمل۔۔" وہ سہم سی گئی گویا پکڑی جا رہی ہو۔

"آپ کہاں ہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تمہارا شوہر ہوں کیا جو تم ایسے سوالات کر رہی ہو؟ کیا ہوا 'کیا کہنے کے لیے کال کی تھی؟ تمہیں یقیناً کہیں جانا ہو گا جب ہی کال کی ہے تم نے۔۔میں شہر میں نہیں ہوں 'تم غازی سے کہہ دو۔"اس کا کہنا ہی تھا کہ زمل کو وجہ مل گئی۔

"وہ مصروف ہے کل اور ایکسپو سینٹر میں فیسٹیول کا آخری دن ہے۔میرا بہت دل ہے جانے کا۔ ابی نے کہا تھا کہ آپ سے کہہ دوں۔"جانے کہاں سے آگئی تھی اتنی ہمت۔۔دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

"سعد کہاں ہے؟"وہ کافی دیر بعد بولا۔

"وہ بھی شہر میں نہیں ہے۔اسلام آباد گیا ہے۔"شکر تھا کہ وہ واقعی اسلام آباد میں تھا۔

"کیا کروں میں؟اپنے کام چھوڑ کر تمہیں شہر گھماؤں؟"یکدم ہی لہجہ سرد ہوا۔"میں تمہارا نوکر ہوں کیا جو تمہاری ایک فرمائش پر تمہارے آگے حاضر ہو جاؤں گا؟"جانے کہاں سے بول رہا تھا۔"فضول کی باتوں کے لیے کال تھی؟آئندہ مت کرنا۔"کال رکھ دی گئی تھی اور زمل کے لب کپکپا اٹھے تھے۔وہ کبھی پتھر تھا تو کبھی روئی۔۔کاش وہ اس کے مزاج کو سمجھ پاتی۔وہ جانتی تھی اس کا مزاج۔۔بلکہ اب جان چکی تھی مگر پھر بھی اس کی جانب اپنا پہلا قدم اٹھاتی تھی۔ابی کے کمرے میں داخل ہو کر اس نے جائے نماز تہہ کر کے لٹکائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ٹھیک ہیں میری کال پر بات بھی ہوگئی ہے۔ ویسے ہی ہیں۔۔ پہلے جیسے۔۔" اس نے جواب نہیں سنا تھا بلکہ باہر نکل گئی تھی۔ ابی کچھ کہتے کہتے ٹھہر گئے۔ وہ آج ویج کا ذکر کرتے ہوئے مسکرائی نہیں تھی اور نہ ان آنکھوں میں پہلی سی چمک تھی۔ وہ بس خبر کرنے آئی تھی۔۔ چلی گئی۔

۔۔۔☆☆☆۔۔۔

"ایک لڑکی نہیں ایک عذاب ہو گئی ہے۔ جب دیکھو اس کا ہی ذکر۔۔ کبھی جو یہ لڑکا میری سنتا ہو۔" اپنی خالہ زاد نوشین کو بتاتے ہوئے وہ اپنے دل کی بھڑاس اتار رہی تھیں۔

"اتنی چغلیاں نہیں کرتے لبنی بیٹی اپنے بیٹے کی۔۔" انہیں غازی کی آواز آئی تھی تو وہ پلٹ کر اس کی پوری نکلی بتیسی گھورنے لگیں۔

"بھاگو یہاں سے غازی۔۔" اسے بھگانا کون سا آسان تھا۔ وہ دوبارہ سے کال پر لگ گئیں مگر اس بار غازی واقعی بھاگ گیا۔ ویسے بھی وہ جب اپنی کزن سے یوں کال پر لگتی تھیں دو چار گھنٹے تو کہیں نہیں جاتے تھے۔ اب کی بار غازی اپنے باپ کے آگے جا کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مصیبت ہے؟" وہ اس کی موجودگی محسوس کر چکے تھے۔ تھوڑی دیر کمفی چیئر پر آنکھیں موندنا بھی اب مشکل تھا۔

"چلیں اٹھیں ایک چیز سینڈوچ ہی بنادیں عابد صاحب! ابھی اٹھا ہوں بہت بھوک لگ رہی ہے۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ عابد صاحب نے اسے قدرے بیزاری سے دیکھا۔

"یہ کون سا وقت ہے اٹھنے کا؟ دفع ہو یہاں سے۔۔ چھٹی کا دن ہے آرام کرنے دو۔" انہوں نے اسے سامنے سے ہٹایا۔

"چھٹی کا دن ہے کوئی بارچی ہوتا ہی نہیں ہے اب آپ سے ہی بولوں گا نا۔ میرا موڈ نہیں ہے کہ میں کچن میں جا کر اپنا موڈ خراب کروں۔ ویسے بھی بن ماں کا ہوں۔ ماں ہوتی تو کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔" وہ چنوں کا ڈبہ اٹھاتا صوفے پر ہی دھپ سے گر کر لیٹ گیا۔ عابد صاحب نے اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ یہ آدمی ہمیشہ جان کر یوں بلیک میل کرتا تھا۔

"تم کیا یونہی مجھے ہمیشہ ستاؤ گے؟" انہوں نے اسے گھورا۔

"ظاہر ہے۔ پوچھنے کی بات ہے کیا؟" اتنی لمبی نیند لے کر بھی اسے نیند آرہی تھی۔ وہ اٹھ کر سامنے سے ہی چلے گئے تو وہ آنکھیں موند گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆☆☆---

"یہ فائل لے جاؤ۔" اس نے انسپکٹر سے کہا تھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا تھا۔ آج دوسرا ہفتہ لگ چکا تھا اور اس نے ابھی تک حنانہ کی خیر خبر نہیں لی تھی البتہ اسے علم تھا کہ اب اریب دوبارہ اس کے گھر کا چکر نہیں لگائے گا مگر ہاں اسے غصہ تھا۔ اسے حنانہ پر غصہ تھا۔۔ اگر اریب جیل سے باہر تھا تو اس کی وجہ حنانہ ہی تھی۔ وہ ہمیشہ اس کے دل کے خلاف فیصلہ لیتی تھی۔۔ وہ نہیں بدلی تھی۔۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ بدل بھی نہیں سکتی تھی۔

"تم اب بھی ویسی ہی ہو۔ مقابل کے دل کو مجھ پر ترجیح دینے والی۔" کانچ کے گلاس کو گھورتے ہوئے اس نے سر دوبارہ پیچھے پھینکا۔۔ یا شاید وہ اس امید میں تھا کہ وہ اسے خود میسج کرے۔۔ خود اسے پکارے۔ موبائل پر بپ ہوئی تو اس نے بے تابی سے اسکرین روشن کی اور دیکھ کر بے دلی سے رکھ دیا۔ کیا محبت اب باقی نہیں رہی تھی؟ کیا وقت کے ساتھ واقعی سب ختم ہو جاتا ہے؟ کیا جذبات مر جاتے ہیں؟ پھر اس کے کیوں ابھی تک باقی تھے۔۔ کیوں اب بھی دل اس لڑکی کے لیے دھڑکتا تھا اور اس کو دیکھتے ہی جان میں جان آ جایا کرتی تھی۔ وہ تھک گیا تھا۔۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لو۔" عابد صاحب کی آواز پر غازی کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ اپیرن پہنے پلیٹ اس کی جانب بڑھائے کھڑے تھے۔ وہ حیرت سے اٹھ بیٹھا۔

"مجھے لگا تھا آپ میری شکل مزید نہ دیکھنے کے لیے اٹھ کر چلے گئے تھے۔" اس نے چیز سینڈوچ کی پلیٹ پکڑی اور جائزہ لینے لگا۔

"افسوس کے ساتھ اولاد ہو۔" انہوں نے بے شرم اولاد کو بتیسی نکالتے دیکھا تو چڑ کر بولے۔

"حد ہو گئی عابد صاحب سینڈوچ تو اچھا بنایا ہے۔" اس نے بائٹ لیا تھا۔

"تمہاری ماں کو ناشتہ میں ہی بنا کر دیتا تھا۔" وہ تعریف پر پھولے نہ سمائے۔ اس نے باپ کو دیکھا۔ وہ مسکرا رہے تھے۔ "اور جانتے ہو اسے یہ چیز سینڈوچ اور میرے ہاتھ کا انڈے کا خاگینہ بہت پسند تھا۔ وہ جب مجھ سے ناراض ہوتی تھی میں اسے انڈے کا خاگینہ بنا کر اور تھوڑا گوشت ساتھ بھون کر کھلایا کرتا تھا۔ جانے کیوں ذائقے کا کمال تھا وہ مان جایا کرتی تھی۔" پرانے دنوں کی یاد میں وہ اسے بہت شوق سے بتا رہے تھے اور غازی سن رہا تھا۔

"وہ کیسی دکھتی تھیں؟" بچپن میں وہ یہ سوال چوبیس ہزار بار کر چکا تھا مگر عابد صاحب پچیس ہزار بار اسے خوشی اور اشتیاق سے بتا چکے تھے۔ گویا یہ ان کا سب سے مزیدار سوال تھا۔ غازی کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معلوم تھا وہ کیسی دکھتی تھیں۔ شادی اور بعد کی تصویروں کو دیکھنے کے بعد حالانکہ کوئی گنجائش تو نہیں بچتی تھی مگر وہ ان کا شوق دیکھتے ہوئے ہر بار سوال کرتا تھا۔

"میں نے اس جیسی خوبصورت عورت کبھی نہیں دیکھی۔ خوبصورت بال اور کاجل زدہ آنکھیں۔۔ وہ بہت حسین عورت تھی۔" وہ جانتا تھا وہ اتنی حسین نہیں تھیں جتنی عابد صاحب کو لگا کرتی تھیں۔ محبوب کی محبت انسان کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔

"آپ ان کی آواز کی تعریف کرنا بھول گئے۔" گویا غازی نے انہیں یاد دلایا۔

"وہ جب مجھے پکارتی تھی میں تمام کام چھوڑ کر چلا آجاتا تھا۔ اکثر آفس میں ابی سے ڈانٹ پڑتی تھی۔ جانے کتنے پیسوں کا نقصان کروایا ہے۔۔ کبھی میٹنگ چھوڑ دی تو کبھی کلائنٹ سے ملاقات بھول گیا۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اس کی محبت نے تو مجھے واقعی کسی کا نہیں چھوڑا۔ میں بس اس کا ہی رہ گیا۔ اس کے ساتھ بھی۔۔ اس کے بعد بھی۔۔" آخر میں ایک ادھوری چاہت کی مسکراہٹ باقی رہ گئی۔ وہ مزید نہیں کہہ سکے۔ غازی نے ان کے لہجے میں تنہا پن محسوس کیا۔

"آپ نے مجھے کبھی انڈے کا خاگینہ کیوں نہیں کھلایا؟ اماں مان جاتی تھیں 'کسی دن مجھے منا کر دیکھیں۔ ہو سکتا ہے میں بھی تعریف کروں۔" وہ سینڈوچ کھا چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بکواس اچھی کرتے ہو آئندہ مت کرنا۔" انہوں نے بے حد سنجیدگی سے عزت کی۔ "وہ ڈش تمہاری ماں کے لیے تھی 'اس کے بعد تو خود میں نے بھی نہیں بنائی اور نہ کھائی۔ اس کے بعد ہر وہ شوق چھوڑ دیے جو اسے پسند تھے۔ وہ شوق اس کے لیے تھے۔۔ وہ ہی نہیں ہے تو پھر اس کی جگہ کس کو دوں۔۔ اور میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔"

"مجھے اپنی مرحومہ بیوی سمجھ کر کھلا دیں۔"

"میری مرحومہ بیوی جیسا کوئی نہیں ہو سکتا۔" وہ بہت سنجیدگی سے اس کی کھال اتار رہے تھے۔

"ان کا بیٹا ہی سمجھ لیں۔۔ ان کی نشانی سمجھ کر کھلا دیں۔" وہ بھی جان کر چھیڑ رہا تھا۔

"اس کی نشانی ہو اسی لیے گھر میں رکھا ہوا ہے۔" اب کی بار تو انہوں نے حد ہی کر دی۔ وہ تلملا گیا۔

"آپ کو لگتا ہے کہ مجھے گھر میں رکھنے اور نکالنے کا فیصلہ آپ کر سکتے ہیں؟"

"اچھا بس دماغ نہیں کھاؤ۔ میں تمہارے لیے وہ ڈش نہیں بنا سکتا۔ اس کو پتا ہوتا کہ اس کی اولاد اس کے محبوب شوہر کو یوں تنگ کرے گی تو وہ مجھے ساتھ ہی لے جاتی اور اچھا ہوتا اگر لے جاتی۔" انہوں نے اسے چڑ کر دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب آپ حد کر رہے ہیں عابد صاحب!" وہ بھنا گیا۔

"جو تم کرتے ہو وہ بھی تو محبت نہیں ہوتی۔" انہیں اب چین مل رہا تھا۔

"جا رہا ہوں میں۔۔" وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "اور ہاں بالکل اچھا نہیں تھا یہ سینڈوچ! اماں جھوٹی ہی تعریف کرتی ہوں گی۔" اس نے بھڑاس نکالی اور باہر نکل گیا۔ عابد صاحب زوردار ہنس پڑے۔

---☆☆☆---

اس نے آج بال کھولے تھے اور نئے کپڑے پہنے تھے۔ کاش سعد شہر میں ہوتا۔۔ وہ بار بار یہی سوچ کر خود کو تنگ کر رہی تھی۔ آہ بھرتی ہوئی چھت پر کافی دیر وقت گزار کر وہ نیچے آ گئی۔

"آپ لوگ کہیں جاتے نہیں کیا؟ گھر پر بیٹھ کر بور ہو گئی ہوں۔" وہ بیزار نظر آتی تھی۔ لبنیٰ ہنس پڑیں۔

"گھر کے لڑکے تو گھر پر کم ہی ٹکتے ہیں اور مجھے گھر پر بیٹھنا ہی پسند ہے۔۔ اس لیے ہم بور نہیں ہوتے۔ لیکن لگتا ہے کہ تم بور ہو گئی ہو۔" انہوں نے اس کی جانب چائے بڑھائی۔

"جی۔۔" وہ دکھی ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاہ ویز یا غازی سے کہو۔۔وہ باہر لے جائیں گے۔"

"دو دن سے بول رہی ہوں غازی سے۔۔ سنتا ہی نہیں۔ کہتا ہے تمہیں لے کر جاؤں گا تو لوگ سمجھیں گے بیوی ہے اور میں نہیں چاہتا لوگ میرے بارے میں اتنا غلط سوچیں۔" اس نے گویا اس کی پوری نقل کی۔" اور شاہ ویز بس وعدے کرتا رہتا ہے کہ اب نہیں تو تب لے کر جاؤں گا۔" لبنیٰ پھر ہنس پڑیں۔

"وجیح سے کہہ دو۔" ان کا کہنا تھا کہ زمل کی دھڑکن کچھ تیز ہوئی۔

"وجیح۔۔" اس نے زیر لب نام دہرایا۔" انہیں دیکھ کر لگتا ہے ان کی زندگی میں بہت غم ہے۔ میں ان سے نہیں الجھنا چاہتی۔" اس نے اپنا ہر وہ انداز چھپایا جس سے کچھ ظاہر ہونے کا خدشہ تھا۔ اب کی بار لبنیٰ زیادہ زور سے ہنسیں۔

"وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔۔ خیر جب بہت چھوٹا ہوا کرتا تھا تو تب نہیں تھا۔۔ بہت شوخ مزاج اور ہنگامہ کرنے والا بچہ ہوا کرتا تھا۔۔ پھر جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا خاموش ہوتا چلا گیا۔ جانے کیا معاملہ ہے۔ حالانکہ مائرہ باجی تو بہت محبت کرنے والی اور نرم مزاج خاتون ہیں۔ شاید یہ جہانگیر خان کے مزاج پر گیا ہے مگر وہ ہمیشہ سے ایسا تو نہیں تھا۔ سب سے زیادہ شور کرنے والا۔۔ ہنسنے والا! میں ہمیشہ مائرہ سے یوں ہی مذاقاً کہتی تھی کہ میری اگر بیٹی ہوتی تو میں وجیح کو اپنا داماد

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بناتی۔۔ مگر جانے کیا ہوا اس لڑکے کو۔۔" وہ خاموشی سے 'بلکہ بے حد گہرائی سے انہیں سن رہی تھی۔" خاموش ہی ہو گیا۔نہ زیادہ بولتا ہے۔۔بس سنتا ہے۔ کہ آخر بولنے والا بندہ بھی بولنا چھوڑ دے۔ آگے سے کوئی نہ 'ہوں ہاں' نہ کچھ۔۔گھر سے دور رہتا ہے وہ 'کافی دنوں بعد شکل دکھاتا ہے۔شاید یہ اس کے مزاج کا حصہ ہے۔ باہر کی دنیا سے کوئی تعلق ہی نہیں۔نہ دوست نہ یار۔۔بس بھائیوں کے ساتھ رہنے میں ہی خوش ہے۔" یہ باتیں اسے خاموش ہی تو کر گئی تھیں۔ کیا تھا جو اسے ستاتا تھا۔۔وہ جانتی تھی یہ اس کی عادت نہیں۔۔لوگوں کے ساتھ گھلنا، زندگی کاٹنے سے زیادہ گزارنا اور مسکرانا۔۔یہ کون نہیں چاہتا تھا؟ وہ زندگی میں پہلی بار کسی شخص کے بارے میں اتنا سوچ رہی تھی۔

اس نے گہری سانس بھر کر گھڑی دیکھی۔اتوار بھی بیت چکا تھا اور وہ جانتی تھی کہ آج کا دن بھی گزر جائے گا۔حذیفہ بھی گھر پر نہیں تھا۔سعد کے بڑے بھائی کا اس کے جتنا بیٹا تھا' جب سے اس کی دوستی ہوئی تھی وہ زیادہ تر وقت وہیں گزارتا تھا۔گاڑی کا ہارن باہر بجا تھا اور وہ جانتی تھی عابد چاچو یا مراد میں سے کوئی آیا تھا۔لبنیٰ بھی اوپر کو چلی گئی تھیں تو اس نے بھی اوپر جانے کا ارادہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وجیح صاحب آپ کو بلا رہے ہیں زمل بی بی۔" ملازم بھاگتا ہوا بلانے آیا تھا۔ وہ اچھلتے ہوئے اس آواز پر مڑی تھی۔ گویا بدن میں چار سو وولٹ کا کرنٹ دوڑا ہو۔

"وجیح؟؟؟؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"جی۔ وہ کہہ رہے ہیں اگر ایکسپو جانا ہے تو آپ سے کہوں کہ دو منٹ میں نیچے آجائیں ورنہ وہ خود وہاں سے اکیلے ہو آئیں گے۔"

دو منٹ میں دنیا بدل گئی۔ وہ کہاں پہلے کھڑی تھی اور اب کہاں۔۔ سانسیں گویا تھم سی گئیں تو دل کی دھڑکنیں کانوں میں محسوس ہونے لگیں۔ اسے یاد آیا کیسے اسے کھردرے لہجے میں کہا تھا کہ وہ اس کا نوکر نہیں۔ اسے وہ ڈانٹ یاد آئی اور اپنا رات آنسو بہانا بھی۔۔ وہ تو کہتا تھا اسے فکر نہیں کسی کی؟ پھر اپنا کمفرٹ زون چھوڑ کر کیوں آیا تھا؟ اس کلیجہ گویا باہر ہی آجاتا۔ وہ بیگ لینے اوپر بھاگی۔

---☆☆☆---

دو منٹ سے خاموشی سے گاڑی آگے بڑھ رہی تھی۔ نہ اس نے وجیح کو مخاطب کیا اور نہ وجیح نے اسے۔۔ ایسا لگ رہا تھا دونوں کو زبردستی بٹھایا ہوا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کبھی بک فیسٹیول نہیں دیکھے۔"اس کی گھمبیر آواز اس خاموشی میں ابھری۔

"مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟"وہ کیوں نہ ظاہر کرتی کہ اسے وہ فون کال والی ڈانٹ بالکل پسند نہیں آئی۔

"کیونکہ تم میرے ساتھ ہو۔۔اور میری گاڑی میں ہو۔"زمل نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا نہیں تھا مگر پھر بھی اسے لگا جیسے وہ مسکرایا ہو۔

"میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھے اپنے ساتھ رکھیں یا گاڑی میں جگہ دیں۔"وہ کن انکھیوں سے بولی۔

"واقعی تم نے نہیں کہا تھا؟"اس نے جان کر حیرانی دکھائی۔زمل گڑبڑائی۔

"آپ نے ڈانٹ دیا تھا تو میرا ارادہ بھی کینسل ہو گیا تھا۔"

"اب تو آگیا ہوں نا۔۔"وہ کافی دیر بعد نجانے کس لہجے میں بولا تھا کہ زمل نے اس کی آواز میں بے بسی سی محسوس کی۔

"کیسے آنا ہوا ویسے؟"وہ اب تک اس کے خمار میں تھی۔

"اگر تم جان لو تو ہمدردی کرو۔"وہ ذرا سا ہنسا مگر اس کی ہنسی جاندار نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ اتنا برا ہوا آپ کے ساتھ؟" ویج نے اس کو لمحہ بھر تکا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ سب برا میرے ساتھ ہوتا ہے؟ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں برا کرتا ہوں یا کوئی یہ مکافاتِ عمل ہو۔ یا میں ایک برا شخص ہوں؟" وہ جتنا اس لڑکی کو کنفیوز کر کے سوال کرتا تھا اتنا کسی کو کبھی نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ اس کی جانب سے اپنے سوالوں کے جواب پاتا تھا۔

"کوئی بھی شخص اچھا برا نہیں ہوتا ویج! ہم سب بس اچھا ہے یا برا کرتے رہتے ہیں۔" وہ مسکرائی۔

"مگر تم تو اچھی ہو۔ تمہیں کون برا کہہ سکتا ہے۔" اسے اپنا آپ زمل کے بالکل مخالف لگتا تھا۔

"میں آپ کے لیے اچھی ہوں۔۔ اپنی فیملی کے لیے لیے اچھی اور اپنی دوستوں کے لیے اچھی ہو سکتی ہوں مگر ضروری نہیں کہ بحیثیت انسان مجھے جتنے رشتے یا تعلق دیے گئے ہیں میں سب کو خوش اسلوبی سے نبھاتی ہوں۔۔ ہو سکتا ہے میں آپ کے لیے اچھی ہوں اور دوسروں کے لیے نہیں۔۔ اب آپ تو مجھے اچھا ہی سمجھیں گے کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا مگر جس کے ساتھ میں برا کرتی ہوں گی وہ مجھے کبھی اچھا نہیں سمجھ سکتا۔ ہم سب بس ایک انسان ہیں۔۔ ایک وجود! ایک مخلوق۔۔ اچھا برا کرنا ہمارے بس میں ہے۔ جیسے خوشی اور غم؟" وہ اسے بہت نرمی اور پیار سے سمجھا رہی تھی اور جانے کیا سحر تھا اس کی باتوں میں کہ وہ خاموش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹھا سکون سے سن رہا تھا۔ "کوئی بھی انسان مکمل خوش نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی انسان مکمل غمگیں ہو سکتا ہے۔ ہم بس ایک انسان ہیں جن کی زندگی میں غم اور خوشی کی لہریں آتی جاتی رہتیں ہیں۔ کبھی زیادہ' کبھی کم!"

ویج نے تھوک نگل کر دوسری جانب دیکھا اور سن گلاسز لگا لیے تا کہ وہ اس کے دل کا حال آنکھوں سے نہ جان سکے۔ جتنی طلسماتی باتیں وہ کرتی تھی 'کیا امید آنکھیں پڑھ لے۔

"اگر میں کہوں میں نے کبھی خوشی نہیں دیکھی؟ اگر میں کہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ خوش ہو کر کیسا محسوس ہوتا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کی زندگی میں خوشی نہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک ہی احساس کو محسوس کیا ہے اور وہ غم ہے۔اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ایک یہ کہ شاید غم کی لہر بہت گہری اور لمبی رہ چکی ہے اور دوسرا یہ کہ اس غم نے آپ کو اپنی جانب اتنا کھینچا ہے کہ اگر خوشی آتی بھی ہے تو ہم اسے محسوس نہیں کرتے۔ ہم اپنی خوشی کو ڈسکوالفائی کر دیتے ہیں۔اپنی خوشیوں میں خوش نہیں ہوتے اور نہ اسے محسوس کرتے ہیں یا سوچتے ہیں کہ بھلا یہ بھی کوئی خوشی ہوئی؟ میں نہیں مانتی کہ کوئی مکمل خوش ہو یا مکمل غمگیں ہو۔ہاں البتہ کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ جب غم زیادہ ہو اور خوشی کم تو ہم غم کو سوار کر لیتے ہیں اور جب خوشی زیادہ ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور غم کم تو ہم غم کو محسوس نہیں کرتے۔" وہ بس کہتی چلی جارہی تھی اور وہ کسی سحر میں مبتلا اسے سنتا چلا جارہا تھا۔ کیا وہ بھول گئی تھی کچھ دن پہلے ان کے درمیان تلخ کلامی ہو چکی تھی؟ کیا اسے ونیج کا رویہ بھول گیا تھا؟ وہ کتنا سوچ سمجھ کر بات کرتی تھی۔ ایسی باتیں جو شاید ہی ونیج نے اس رخ سے سوچی ہوں۔ سوچ کا اس رخ سے تو وہ پہلی بار آشنا ہوا تھا۔ اسے لگنے لگا جیسے زمل ایکسپوز کررہی ہو۔ وہ بار بار اپنا ہاتھ مسلنے لگا۔ کبھی گلاسز درست کرتا تو کبھی ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگتا۔

"تم بہت عجیب ہو۔" یا شاید وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ بہت خاص ہے۔ زمل کھلکھلا دی۔

"کیا میں ایک سوال کروں؟ اگر آپ مجھے دوست سمجھتے ہیں تو۔۔ میں اینمی والا ذکر دوبارہ نہیں سننا چاہوں گی۔"

"ہاں کہو۔" وہ ہار گیا۔

"مجھے سچ سننا ہے۔"

"پوچھو۔"

"اور ڈانٹ بھی نہیں سننی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے علم نہیں تھا کہ تم مجھے اتنا سیریس لیتی ہو۔" وہ اب کی بار مسکرایا۔

"ہاں مگر مجھے ڈانٹ نہیں سننی یا ایسی کوئی بات جو میرا دل خراب کرے۔" وہ اپنی بات پر جمی رہی۔

"پوچھو۔"

"یہ تین ہفتے آپ کہاں تھے اور کس کے ساتھ تھے؟" وہ اسے دیکھ رہی تھی اور وہ آگے دیکھ رہا تھا۔ چہرہ یکدم ہی سیریس ہوا تھا۔ وہ خشک لبوں پر زبان پھیرنے لگا۔ کافی دیر تک کچھ نہ بولا۔

"بس اتنا سمجھ لو کہ تین ہفتوں بعد تم پہلی انسان ہو جس سے میں نے بات کی ہے۔" وہ خاموش ہو گیا اور زرمل آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی۔ ان تین ہفتوں میں اس نے کسی شخص سے بات نہیں کی تھی؟ وہ کہاں تھا؟ یہ بات تو پتا تھی کہ وہ کسی شخص کے ساتھ نہیں تھا۔۔ اکیلا تھا۔

"کیا مطلب؟"

"تین ہفتوں بعد میں نے کسی دوسرے انسان کی ہی نہیں بلکہ اپنی آواز بھی سنی ہے۔ تین ہفتوں بعد!" وہ اسے بھلا کیونکر دیکھتا۔ کہاں ہوتا تھا وہ؟ جہاں نہ انسان تھے اور نہ بات کرنے کے لیے کوئی مخلوق! "اتنی حیران کیوں ہو؟" وہ ہنس دیا۔ "یہ پہلی بار نہیں کہ میں اپنی ہی آواز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کافی دنوں بعد سنوں! میں بہت عجیب بندہ ہوں اور یہ پہلی بار نہیں جو مجھے تھوڑا سا جان کر اس طرح حیرانی سے ری ایکٹ کرے! تم اچھی ہو۔۔ شاید بہت اچھی مگر میں ایک بہت برا انسان ہوں۔اتنا برا کہ کسی کی زندگی کے پھولوں کو کانٹوں میں بدل دوں۔بلکہ تم بھی بہت عجیب ہو۔۔ لیکن اچھی والی عجیب! تمہیں اتنا ڈانٹا اور جانے کیا کیا بولا پھر بھی میں تمہیں لینے آیا تو تم سب بھلا کر آگئی۔ایک بار نہیں پوچھا کہ کیوں کیا ایسا۔تم ایک بہت اچھی لڑکی ہو مگر میں۔۔ میں اس سب اچھائی کے قابل نہیں ہوں۔ تمہیں مجھ سے اتنا نرم لہجہ نہیں اپنانا چاہیئے۔تم برا بھی کہو گی تو مجھے برا نہیں لگے گا۔۔ تم ذلیل بھی کرو گی تو بھی میں نارمل رہوں گا کیونکہ مجھے نرم لہجوں کی عادت بہت کم ہے۔آج اگر میں تمہیں لینے آیا ہوں تو اس لیے کیونکہ میں نے تم جیسا انسان پہلی بار دیکھا ہے جو ہر بار سرے سے معاف کر دے۔پہلی بار میرا دل چاہا ہے کہ میں کسی کا دل اپنی جانب سے خراب نہ کروں۔پہلی بار میں نے خود سے سمجھایا ہے کہ دل توڑنا بری بات ہے۔پہلی بار میں نے خود کو شکست دی ہے۔" سینٹر آگیا تھا، گاڑی رک چکی تھی اور وہ اتر چکا تھا۔۔ مگر وہ وہیں ٹھہر گئی تھی۔ڈارک براؤن کالر والی شرٹ کا پہلا بٹن کھلا ہوا تھا۔وہ اس کے چہرے کی سنجیدگی تک رہی تھی۔وہ پشت کیے سینٹر کی جانب منہ کیے کھڑا تھا گویا بلڈنگ کا جائزہ لے رہا ہو۔" سفید پینٹ اور ہاتھ میں چمکتی واچ۔۔ پہلی بار زمل کا دل کچھ بے بسی سے دھڑکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلی بار اسے وجیح کا دل بے حد معصوم لگا۔ایک ضدی بچے کی طرح لگا جسے پیار کرنے پر وہ ہر بات مان جاتا تھا۔پہلی بار زمل نے خود کو بے بس محسوس کیا۔

---☆☆☆---

آج تین ہفتے بعد اس کے دل میں حنانہ سے ملنے کی خواہش بے حد بڑھ چکی تھی۔یہ عورت اس کی راتوں کی نیند لے گئی تھی۔رات بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے اسے پرانا وقت یاد آگیا اور اس وقت اور موجودہ وقت میں بارہ سال کا فرق تھا۔آج سالوں بعد اسے یوں نیند میں شدید بے چینی محسوس ہوئی تھی۔آج سالوں ویسے ہی ملنے کی تڑپ جاگی تھی۔آج سالوں بعد اسے اندازہ ہوا وہ حنانہ کی ناموجودگی میں کچھ نہیں ہے۔۔آج سالوں بعد وہ سمجھا تھا کہ حنانہ کبھی دل سے نکل ہی نہیں سکی تھی۔

"اریب محمود والے کیس کی جو لڑکی تھی۔۔کیا نام تھا ان کا۔۔ہاں حنانہ ملک !پڑوسیوں نے بتایا کہ انہوں نے محلہ چھوڑ دیا۔"اس نے کسی کو کہتے سنا تھا اور چلتا ہوا قلم گویا پتھر ہوا تھا۔وہ ہل نہ سکا۔

"کیا مطلب ؟"اس نے نگاہیں اٹھا کر شاز کو روکا۔

www.novelsclubb.com

"جی سر۔ ہمیں اطلاع ملی تھی۔۔ خبر نہیں کہ کہاں گئے ہیں۔۔ صرف محلہ ہی چھوڑا ہے یا شہر! شاید اچھا ہی ہوا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ شہر ہی چھوڑ دیا انہوں نے۔۔ ذرا سا کچھ ہو جائے تو محلے والے جان کھا جاتے ہیں۔ خاص وجہ تو نہیں معلوم مگر شاید یہی وجہ ہو گی۔" وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا یوں کہنے سے سننے والے کا حال کیا ہو سکتا تھا۔ حنانہ نے گھر چھوڑ دیا تھا؟ حنانہ اس سے دستبردار ہو گئی تھی؟ اس کو لگا جیسے دل چلتے چلتے بند ہو گیا ہو اور وہ ہر ہوش سے بیگانہ ہو گیا ہو۔ حنانہ ایک بار پھر اس کی محبت کو روند کر اسے واقعی چھوڑ گئی تھی؟ وہ تیزی سے اٹھا اور گہری سانسیں لیتا ہوا باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھا۔ جب تک وہ تالا اس نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا اسے یقین نہ آیا۔

"حنانہ ملک۔۔ تم نے ایک بار پھر میرا دل خالی کر دیا۔" اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی اور وہ کہیں بہت دور تھی اس سے۔۔ کیا وہ اسے اب بھی ڈھونڈے گا؟ اسے لگا جیسے وہ محبت کی بھیک مانگتا آیا ہو اور جیسے لوگ کسی مانگنے والے سے تھک کر رستہ بدل دیتے ہیں' حنانہ نے بھی اسی لیے رستہ بدل لیا ہو۔ ذرا سی ہی تو بات تھی مگر نجانے کیوں اس کی آنکھیں بگھو گئی۔ وہ خالی دل کو کوئی سہارا ابھی نہ دے سکا۔ یکدم ہی بادل گرجے تھے اور تیز بارش کا آغاز ہوا تھا۔ اس کا درد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کی بار اتنا گہرا تھا کہ بادل بھی برس پڑے۔ذرا سی ہی تو بات تھی۔۔بس ذرا سی۔۔کاش وہ دل کو سمجھا پاتا۔۔اسے پیار کر پاتا۔

۔۔۔☆☆☆۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842